www.novelsclubb.com
تاثر
از قلم: منیبہ متین
GRAPHIC DESIGNER

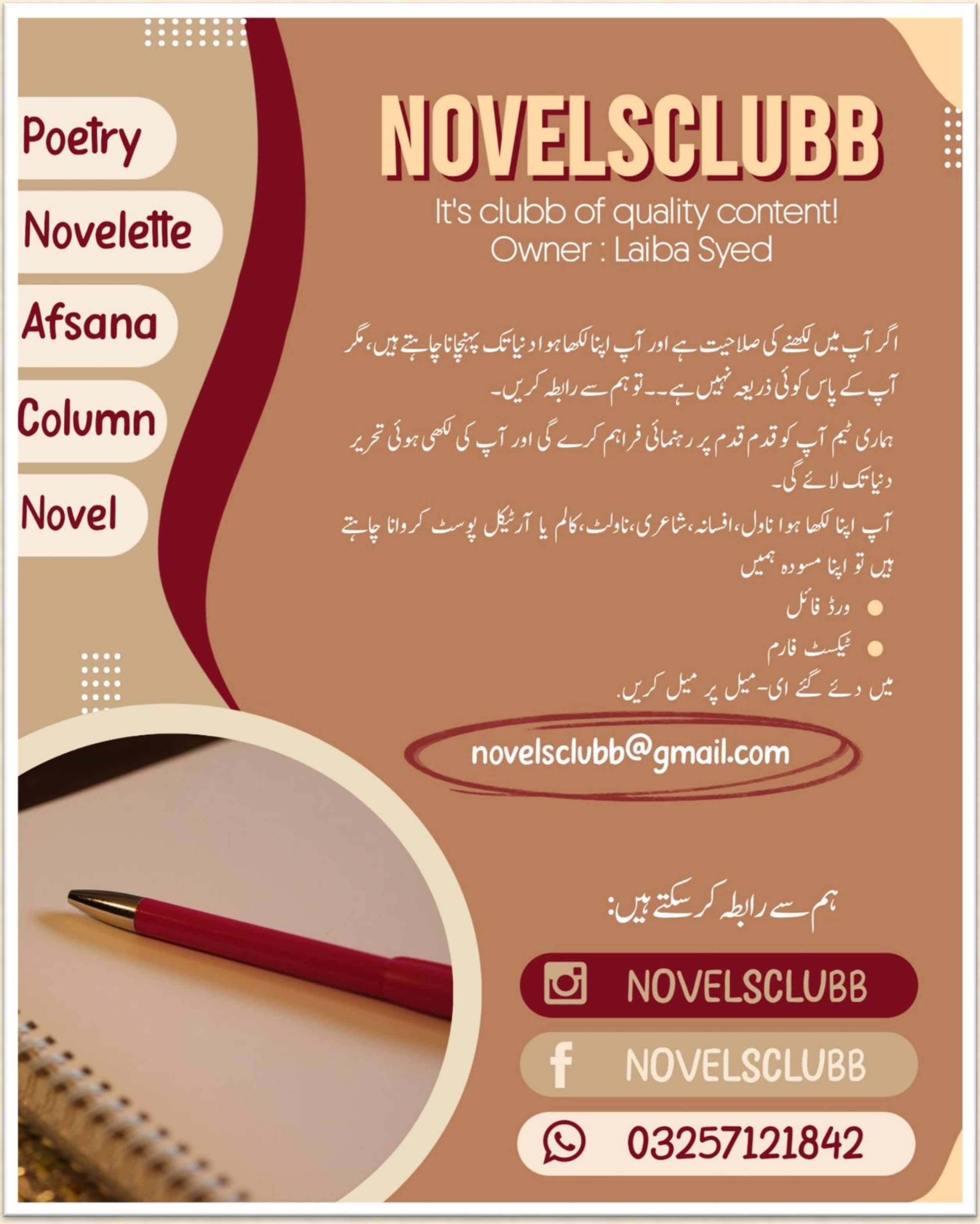
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

تاثر

از قلم

منیبہ متین

Clubb of Quality Content

ناول "تاثر" کے تمام جملہ حق لکھاری "منیبہ متین" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

- ✨ناول:"تاثر✨"

✨از قلم:"منیبہ متین ✍️✍️"

حصہ:"اول"

❤️ـــ"اسلام آباد"ـــ❤️

"✨قسط---01✨"

لینڈنگ اناؤنسمنٹ سن کر اس کمرشل ائیر پلین کی بزنس کلاس میں سوار ونڈ اسکرین کے ساتھ بیٹھی لڑکی نے بے اختیار ایک سرد آہ بھری۔۔۔ لینڈنگ کے لیے تیار پلین کی ونڈ اسکرین سے باہر جھانکا، جہاں "پاک سرزمین "قریب آتی نظر آرہی تھی۔۔۔

بادلوں کو چیر تا اناکا پلین اب روئے زمین پر اترنے کے لیے لینڈنگ گئیرز کھولنے لگا کیپسول کی شکل کے شیشے کے ساتھ بیٹھی لڑکی نے اپنی سنہری آنکھوں کو سکیڑ کر بادلوں کی دھندلاھٹ کے پار دیکھنے کی سعی کی،

شہر کا ایرئیل ویو۔۔۔۔۔

خوبصورت شہر "اسلام آباد" نظر آرہا تھا

چند ثانیے منظر، دیکھا پھر سر جھٹک کر رخ پھیر لیا۔۔۔

اس کی وہ منزل آگئی تھی جہاں وہ کبھی نہیں آنا چاہتی تھی! مگر زندگی میں ہمیشہ وہ تو نہیں ہوتا نا! جو ہم چاہتے ہیں،

زندگی میں اکثر و بیشتر وہی ہوتا جو زندگی عطا کرنے والا چاہتا ہے اور اس کے مطیع بندوں کو اس کی رضا میں راضی ہونا پڑتا ہے۔۔۔

وہ بھی اپنے خالق کی رضا میں راضی ہو کر پچھلے اٹھارہ گھنٹوں سے اس ہوائی سفر میں کئی ملکوں، شہروں اور سات سمندروں کو پار کرتی بلآخر "پاکستان" پہنچ چکی تھی۔۔

##########

اس مصروف ائیر پورٹ کی لابی میں نظر گھما کر دیکھو تو تمہیں ہر طرف پردیس سے آنے والے پیاروں کو خوش آمدید کہنے والوں کا تانتا بندھا نظر آئے گا۔۔۔

وہ سنہری آنکھوں، پکے پختون نین نقش و رنگ کی حامل لڑکی اپنا لگیج ایک ٹرالی پر رکھتی خراماں، خراماں اندرونی حصے سے باہر آرہی تھی نیلی جینز پر سیاہ گھٹنوں تک آتا اوور کوٹ پہنے، نیلا اسٹول چہرے کے گرد رف سا لپیٹا ہوا تھا اس اسٹول کے نیچے بالوں کا اونچا جوڑا بنا تھا۔۔۔ سیاہ بوٹس میں مقید پیروں کی رفتار قدرے سست۔۔۔ وہ اپنی سنہری سپاٹ آنکھیں ارد گرد لوگوں پر ڈال رہی تھی

اس کے ساتھ اترے مسافراب اس سے آگے نکلتے اپنے عزیز واقارب سے فرطِ جزبات سے مل رہے تھے۔۔۔

کسی کے لبوں پر مسکراہٹیں پھوٹ رہی تھیں، توکسی کے گال خوشی وغمی کے آنسوؤں سے تر۔۔۔

ایسے میں وہی لڑکی تھی جو بس دھیمی چال چلتی اکیلے اس لابی سے باہر آرہی تھی، اسکا استقبال یہاں اس طرح نہیں ہوناتھا وہ جانتی تھی !

اس نے ابھی لابی پار کی ہی تھی کہ اسے اپنے نام کا پلے کارڈ اٹھائے ایک شوفر نظر آگیا، ہاں ! اس کا استقبال اسی طرح ہوناتھا۔۔۔

"نمیرہ خان ! وہ تمہارے پچھلے رویے کے بعد بھی اگر تمہیں ویلکم کہنے آتے تواورنگزیب خان نہ ہوتے۔۔۔ "

ایک گہری سانس بھرتی اس شوفر کی جانب بڑھ گئی جو شاید دور سے ہی اسے پہچان گیاتھا، ائیرپورٹ سے باہر آنے والے تقریباً تمام مسافروں میں ایک وہی تھی جو اپنے نین نقش کے اعتبار سے پختون لگتی تھی اس کے مالکان کے خاندانی نین نقش کی حامل۔۔۔۔

"سلام علیکم بی-بی صاحب "!

شوفر کا یونیفارم انگریزی طرز کا تھا مگر لہجہ وہی بلکل دیسی، نمیرہ نے محض سر کو خم دیتے سلام کا جواب دیااوراس کے پیچھے گاڑی کی جانب بڑھ گئی، جبکہ وہ اسکا سامان لیکر مستعدی سے اس کے ساتھ بڑھا

چند قدموں کے فاصلے پر ہی اسے گاڑی نظر آگئی اور گاڑی کے ساتھ ہی کھڑے باوردی گارڈز بھی۔۔۔۔

(ویلکم ٹو پاکستان نمیرہ! اب تم یہاں ایم-این-اے صاحب کے خاندان کی فرد ہو۔۔۔ یہ سب تو ہو گا ہی۔۔۔)

ایک اچٹتی نظران گارڈز پر ڈالی تبھی شوفر ایک بھاری بھر کم زرد اور سفید گلابوں سے سجا بکے لیے اس کے سامنے آیا

"یہ خان نے بھجوایا ہے آپ کا واسطے "!

وہ دونوں ہاتھوں سے اسے تھامے ہوا تھا

نمیرہ نے بھنویں سکیڑے ان گلابوں کو دیکھا ان کا زرد و سفید رنگ اس کی آنکھوں میں جیسے چبھا تھا

اس بکے کے بلکل کنارے دھرے کارڈ کو نمیرہ نے اپنی دو انگلیوں سے تھاما

"ویلکم کارڈ "

زرا سی گردن ترچھی کرتی کارڈ پر لکھی عبارت پڑھی۔۔۔

"Welcome to Hell!"

نفاست سے انگریزی کے تین الفاظ سرخ دوات میں ڈبو کر کاغذ پر گھسیٹے گئے تھے ساتھ ہی ایک دستخط خاصی شان بے نیازی سے کیا گیا تھا گویا کسی معروف شخصیت نے اپنے مداح کو آٹو گراف دیا ہو۔۔۔

وہ دستخط پہچاننے سے قاصر تھی مگر یہ الفاظ اس پورے شہر میں ایک ہی انسان لکھ سکتا تھا!

نمیرہ کے لب بھینچ گئے دونوں انگلیوں کے درمیان اس دو انچ لمبے تین انچ چوڑے کارڈ کو مروڑ کر ہوا میں اچھال دیا۔۔۔

"پھینک دو انہیں!"

درشتی سے حکم جاری کیا اور گارڈ کو دروازہ کھولنے کا اشارہ کرتی گاڑی کی طرف بڑھی، گارڈ مستعدی سے گاڑی کا دروازہ کھول گیا۔۔۔

جبکہ ڈرائیور ہونقوں کی طرح اس کا چہرہ دیکھنے لگا جو اب گاڑی میں بیٹھ چکی تھی۔۔اس بکے کے لیے وہ پچھلے چھ گھنٹے سے گل فروش کے سر پر کھڑا تھا "خان" کی ہدایت جو تھی!

"پھینک۔۔۔دوں! مگر کہاں؟"

تھوڑا ڈرتے ڈرتے پوچھا اس لڑکی کی سنہری پر تپش نگاہیں اس پر مرکوز ہوئیں تو وہ لمحہ بھر گڑبڑا گیا

"جہنم میں!"

خاصے رکھائی سے جملہ ادا کیا گیا تو وہ بیچارہ اپنا سامنہ لیکر تیزی سے پاس رکھے ٹریش بن کے ساتھ اس بکے کو رکھتا ڈرائیونگ سیٹ سنبھال گیا۔۔

")ایلیٹ کلاس کا نخریلی اور غصیل لڑکی۔۔۔سارا وقت ضائع ہوا ہمارا۔۔۔۔("

اگنیشن میں چابی گھماتے وہ کف افسوس ملتارہ گیا

گارڈز نے اپنی پوزیشن سنبھالی اور زن کرتی گاڑی سر مئی سڑک پر دوڑ گئی۔۔۔

نمیرہ،اس شہر میں پانچ سال بعد واپس آئی تھی۔۔۔

جب سے ہوش سنبھالا،خود کو لاس اینجلیس میں پایا اپنی زندگی کے تئیس سالوں میں وہ محض تین مرتبہ پاکستان آئی تھی،

پہلی مرتبہ تو جب آئی، محض تین سال کی تھی اسے کچھ خاص یاد نہیں تھا مگر۔۔۔بقیہ دونوں مرتبہ کے حوالے سے یادیں اس کے ذہن میں محفوظ تھیں آخری مرتبہ جب دادا کا انتقال ہوا۔۔اس وقت جو کچھ ہوا اس سے نمیرہ کا رابطہ پاکستان والوں سے تقریباً منقطع ہو گیا لہذا اب، پانچ سال بعد وہ بلآخر اپنے آبائی ملک آچکی تھی۔۔

کسی کی خواہش پر۔۔۔

کسی کے سمجھانے پر۔۔۔۔۔

کچھ مجبوریوں میں گھری۔۔۔

اور شاید دل پر موجود بوجھ، اتارنے کی امید لیکر۔۔۔

اس کے ذہن میں وہی انگریزی کے تین الفاظ گھومنے لگے تو ناگواری سے ونڈا سکرین سے رخ پھیر لیا اور اپنا موبائل نکالتی واٹس ایپ کھولنے لگی۔۔

سب سے پہلی چیٹ ہی اس کی تھی، آئی-ڈی پر کلک کیا چند ثانیے پروفائل تکتی رہی۔۔۔ جہاں سفید زمین پر سیاہ الفاظ دمک رہے تھے۔۔۔

"لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَاطِعٌ "

"رشتہ قطع کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا"!

اس کے لب ایک زخمی مسکراہٹ میں ڈھلے، اسے معلوم تھا مقابل نے یہ حدیث کیوں لگائی ہے!

"بس۔۔۔ اپنے لیے جنت کے راستے میں حائل رکاوٹوں میں سے ایک رکاوٹ، ہٹانے کے لیے ہی شاید میں آج یہاں موجود ہوں۔۔۔۔"

لاسٹ سین۔۔۔ دیکھتے وہ دو الفاظ ٹائپ کر گئی، سینڈ کا بٹن دبایا ساتھ سیٹ کی پشت سے ٹیک لگاتی خود کو آنے والے وقت کے لیے تیار کرنے لگی۔۔۔

موبائل کی بجھتی اسکرین پر وہ الفاظ جھلملا رہے تھے۔۔۔

"IN PAKISTAN!"

##########

بیس منٹ کی مسافت کے بعد گاڑی، اس عالیشان قصر کے بلند آہنی دروازے کے باہر موجود تھی۔۔

وہ لڑکی دائیں جانب موجود ونڈ اسکرین سے باہر دیکھنے لگی۔۔۔

اسے یہ گھر اتنا بھولا نہیں تھا مگر پھر بھی انجان سا لگا! شاید پانچ سالوں میں تبدیلی آ گئی تھی۔۔۔

بس ایک چیز۔۔۔ ویسی ہی تھی اس آہنی گیٹ کی بائیں جانب جلی حروف میں لکھا "اکازئی" عربی خطاطی میں چاندی کی تختی پر سیاہ رنگ میں کندہ وہ نام، سورج کی ٹھنڈی دھوپ کے ہالے میں کافی شان سے چمک رہا تھا۔۔۔

آہنی دروازے کے وا ہوتے ہی ڈرائیور نے زن سے گاڑی سرخ اینٹوں سے بنے پورچ پر دوڑا دی جو اونچائی کی جانب جاتا تھا پورچ کے دونوں اطراف سبزہ زار بھی اونچائی پر ہی جا رہا تھا جہاں، پوری شان سے وہ قصر کھڑا تھا۔۔۔

دائیں طرف کے سبزہ زار پر فوارہ بنا تھا گول دائرے کی شکل میں اس دائرے کے اندر ایک سفید مرمری گھوڑا عین وسط میں موجود تھا جس کے سنگی پر پھیلے نہایت حسین لگ رہے تھے وہ براق تھا۔۔۔

رات کے وقت تمہیں یہ نظارہ کافی جاذب نظر لگے گا

فی الحال قصر کی جانب چلتے ہیں۔۔۔

پانچ منٹ کی مسافت مزید لگتی تھی ڈھلان سے اس قصر کی بلندی تک پہنچنے کے لیے، بلآخر ڈرائیور نے گاڑی روکی اور گاڑی کی پچھلی جانب موجود گارڈز مستعدی سے اترتے اس کے لیے دروازہ کھولنے لگے۔۔

گاڑی، قصر کی سیڑھیوں کے ساتھ ہی لگی تھی سنگ مرمر کی ایک ہاتھ جتنی چوڑی سیڑھیاں سنہری دھوپ میں مزید شفاف لگ رہی تھیں۔۔۔

نمیرہ چند ثانیے ان سیڑھیوں کو تکتی رہی پھر ایک گہری سانس خارج کرتی اپنے بوٹ کی ہیل اس مرمری فرش پر ٹکاتی باہر نکلی کل پانچ سیڑھیاں تھیں اور ہر سیڑھی پر ادب سے ہاتھ باندھے کھڑے ملازم یقیناً اس کے استقبال کے لیے موجود تھے وہ پہلی سیڑھی پار کرتی دوسری پر چڑھنے لگی۔۔۔

)تم اس ماحول کا حصہ نہیں ہو! تمہیں اس ماحول سے نکل کر اپنے اصل میں لوٹنا ہوگا(!

ہیل کی کھٹک کے ساتھ ہی ایک مردانہ بارعب آواز اس کی سماعت میں گونجی

)تم اپنی ماں جیسی نہیں ہو سکتی! وہ بے حیا تھی، تم بے حیا نہیں بن سکتی(!

غصے سے کانپتی مردانہ آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی اور بے ساختہ ان سنہری آنکھوں میں درد کی کرچیاں سی بھر گئیں

)مجھے حیرت ہے کہ تم ہمارے خاندان کی بیٹی ہو(!

ایک اور ملامتی جملہ۔۔۔

ایک اور سیڑھی۔۔۔۔

اس نے دائیں ہاتھ کی مٹھی ضبط سے بند کی۔۔۔

)آج مجھے لگتا ہے کہ میرا تمہاری ماں سے شادی کرنے کا فیصلہ ہی غلط تھا۔۔۔ تم نے اس فیصلے پر اپنے رویے سے مہر ثبت کردی ہے نمیرہ(!

آخری سیڑھی پر اس نے قدم رکھا اور بمشکل اپنے قدموں کی لڑکھڑاہٹ پر قابو کیا کانوں کی لوؤں کی سرخی میں اضافہ ہوا۔۔۔

)میرے گھر کی عورت باحیا ہے! عزت دار ہے(!

آخری جملہ اور قصر کی اندرونی جانب سے اس گھر کی سب سے باعزت و بارعب خاتون پورے وقار سے اس جانب آتی دکھائی دیں۔۔۔۔

قیمتی پشمینہ میرون رنگ کی شال سر پر ٹکائے کھلتے آسمانی رنگ کا یقیناً ڈیزائنر وئیر پہنے، گلے میں زمرد اور سفید موتیوں کا نیکلس کافی پرکشش تھا ان کی دودھیا پختون رنگت کی حامل کلائیوں میں سونے کے بھاری کنگن موجود تھے اپنی سبز آنکھوں پر سنہری فریم کی عینک لگائے وہ گردن کڑائے ملازموں کی دو طرفہ چلتی قطار کے درمیان ملکہ سی شان لیے چلی آرہی تھیں۔۔۔

نمیرہ دروازے پر ہی ٹھہر گئی جو تلخ سرگوشیاں اس کی سماعتوں میں گونج رہی تھیں انھیں سرے سے جھٹکتے وہ اپنی گردن بھی پر اعتمادی سے کڑی کر گئی۔۔۔

سنہری آنکھیں بھی پر اعتماد تھیں وہ معزز خاتون ملکہ قصر، تمکنت اور نگزیب خان بھی قدم قدم چلتی اس کے مقابل آگئیں ان کے درمیان قصر کی چوکھٹ حائل تھی۔۔۔

"پخیر راغلے لور!"

(خوش آمدید بیٹی!)

نمیرہ کے سلام کی چند لمحے منتظر رہنے کے بعد انہوں نے استقبالی مسکراہٹ مقابل پر اچھالی، لب و لہجہ مکمل پختون۔۔۔

"اسلام و علیکم!"

نمیرہ نے بھی لب مسکراہٹ میں ڈھالے

"وعلیکم اسلام! میں تو سمجھی شاید پردیس میں تم نے کبھی سلام کرنا سیکھا ہی نہیں۔۔۔ "

نرم سی آواز، نرم سا انداز، طنز بھی اسی نرمی سے کیا گیا

"میں پردیس میں ضرور رہی ہوں لیکن اپنی روایات نہیں بھولی تائی جان!"

وہ ان کے مقابل کھڑی ہوتی گلے ملی اور باری باری دونوں گال چوم لیے بلکل اسی طرح جس طرح رواج تھا تمکنت کے لبوں پر پھیلی مصنوعی مسکراہٹ حقیقی مسکراہٹ میں ڈھل گئی

"خوش رہو! اپنے آبائی گھر میں خوش آمدید بچے!"

مقابل نے بھی نمیرہ کے گالوں کو نرمی سے چوما

"آبائی گھر۔۔۔جہاں میری ممی کو کبھی بسنے ہی نہیں دیا گیا۔۔رائٹ"!

اس کے چہرے پر ایک زخمی تاثر تھا وہ یہ جملہ ادا کرنے سے خود کو روک نہ سکی!

تمکنت کے چہرے پر چھائی نرمی نے رفع ہونا چاہا مگر وہ ایک اچھی اداکارہ تھیں انہیں جھوٹی مسکراہٹیں سجانا بخوبی آتا تھا

"تم یقیناً تھک گئی ہو گی بہتر ہے آرام کرلو۔۔۔"

اس کا دایاں گال تھپکتے، لہجے میں نرمی ہی تھی وہ جواباً خاموش رہی

"زرگل! بی-بی کو کمرہ دکھاؤ انکا سامان کمرے میں پہنچاؤ اور پورا خیال رکھوانکا یہ "خان" کی مہمان خاص ہیں "...

"مہمان "لفظ پر زور دیتے وہ دیگر ہدایات جاری کرنے لگی نمیرہ ابھی تک وہی بیرونی دروازے پر کھڑی تھی تمکنت ٹھٹھک کر رکیں پھر ایڑیوں کے بل گھومیں

"تم نے پوچھا تو نہیں مگر پھر بھی میں بتادوں کہ تمہارے تایا زمینوں پر گئے ہیں رات تک واپسی ہو گی تم ڈنر پر مل لینا "....

وہی میٹھا طنز وہ خاتون ہر بات اتنی ہی نرمی سے کرتی تھی کہ مقابل اپنی بے عزتی پر بھی خوش ہو جائے۔۔۔

"مجھے معلوم ہے آغا جان مصروف ہوں گے کیونکہ اگر فارغ ہوتے تو یقیناً مجھے ریسیو کرنے آتے"....

وہ معصومیت سے پلکیں جھپکا کر بولیں تمکنت نے محض اثبات میں سر ہلایا اور آگے بڑھ گئیں ان کے جاتے ہی نمیرہ کے تاثرات سخت ہو گئے یہ سب اتنا آسان نہیں تھا جتنا وہ سمجھ کر آئی تھی اس خاتون کو برداشت کرنا اس کے لیے خاصا مشکل تھا مگر اس کی بھی اپنی مجبوریاں تھیں۔۔۔

"بی-بی جی اس طرف "!

اس ملازمہ نے نمیرہ کو وہی کھڑا دیکھ پکارا تو وہ اپنے خیالات سے باہر آئی، بغور ملازمہ کو دیکھا اس کا یونیفارم دیگر کے برعکس خاصا شاندار تھا گہرے اور ہلکے سبز رنگ کا کاٹن کا شلوار قمیض اور دوپٹہ۔۔ سینے پر ایک بیج لگا تھا "زرگل اسٹاف ہیڈ "

نمیرہ اس کی تقلید میں سیڑھیاں چڑھنے لگی وہ سیڑھیاں مغلیہ طرز پر بنی ہوئی تھیں سیڑھیوں کے اطراف انڈور پلانٹس فاصلے سے لگے تھے وہ اوپر کی طرف جانے لگی تو اس کی نظر لاؤنج کی ایک دیوار پر پڑی وہ دیوار مکمل طور پر تصویروں سے ڈھکی تھی۔۔

یہ بھی پانچ سال پہلے نہیں تھا یا شاید ہو گا اس نے غور سے دیکھا ہی کب تھا!

اس دیوار پر فیملی پورٹریٹ لگے تھے کچھ ڈیجیٹل فوٹو فریمز تھے ان میں ساری تصاویر اس گھر میں بسنے والے مکینوں کی تھی چند ایک تصویر اس کی فیملی کی تھی۔۔اس کی نظران فوٹوز پر نظر آتے اس بردبار

اور معزز شخص پر جا ٹھہری جو اس گھر کا سربراہ ہوا کرتا تھا۔۔آج ان کی سب سے بڑی اولاد اس جگہ کی مالک تھی ان کی تصویر کو دیکھتے نمیرہ کو یکدم ایک محبت کے احساس نے آگھیرا جو لمحوں میں شرمندگی میں بدلا،

اس کی گلٹ فل زندگی کا ایک گلٹ یہ بھی تو تھا۔۔۔

وہ اداسی سے سر جھٹکتی اب اوپر کی راہداری میں آگئی وہ راہداری ایرانی بیش قیمت قالین سے مزین تھی انڈور پلانٹس وہاں بھی تھے فاصلے، فاصلے سے سنہری روشنیاں چھلکاتے وال لیمپس تھے اگر یہ کہا جائے کہ وہ گھر جدید و قدیم طرز تعمیر کا بہترین شاہکار ہے تو غلط نہ ہو گا بلکہ ایک منٹ! اس عالیشان گھر کو "گھر" کہنا اسکی توہین ہو گی یہ۔۔۔"قصر" ہی ٹھیک ہے!

دورِ حاضر کے بادشاہوں میں سے ایک کا قصر!

نمیرہ خان اپنی پچھلی زندگی سے بلکل برعکس زندگی اس قصر میں گزارنے والی تھی اسے اندازہ تھا۔۔۔

ملازمہ اسے اپنی رہنمائی میں راہداری کے آخر میں بنے کمروں میں سے ایک کمرے کے بند دروازے کے سامنے کھڑی ہو گئی۔۔

نمیرہ اس تک پہنچی تو ملازمہ دروازہ کھولتے ادب سے پیچھے ہٹی نمیرہ نے دروازے سے اندر قدم رکھا۔۔۔۔

وہ کمرہ بھی اپنی ہی شان لیے ہوئے تھا اگر وہ پورا گھر ایک قصر تھا تو یہ کمرہ بھی ایک شہزادی کا ہی تھا۔۔۔

سفید مرمری فرش پر ساگون کی لکڑی کا سنہری فرنیچر نفاست سے سیٹ تھا وہ کمرہ کسی سیون اسٹار ہوٹل کا سوئیٹ لگا۔۔۔بیڈ سے لیکر سنگھار میز، کافی ٹیبل، کاؤچ، اسٹڈی ٹیبل، صوفے، پردے سب کچھ سنہری رنگ کا تھا نمیرہ نے سر اٹھا کر دیکھا تو سیلنگ لائٹس تک کی کور نگ سنہری تھی۔۔۔

ملازمہ نے نمیرہ کا سامان ڈریسنگ روم میں رکھوادیا اور سنہری پردوں کو سمیٹنے لگی جن کے پیچھے بالکونی کا گلاس ڈور تھا۔۔۔

ڈھلتے سورج کی روشنی ان شفاف شیشوں سے چھن کر اندر آرہی تھی، نمیرہ کو اس پورے کمرے میں واحد بالکونی پسند آئی۔۔۔وجہ وہ پھول دار پودے تھے جو اسے نظر آئے، وہ اس جانب لے خود سی کھینچتی گئی ملازمہ گلاس ڈور پہلے ہی سلائیڈ کر گئی۔۔

بالکونی کمرے سے دیکھنے پر چھوٹی معلوم ہوتی تھی مگر وہ عام بالکونی کے برعکس زیادہ چوڑی اور لمبی تھی ایک طرف بالکونی سوئنگ چیئر موجود تھی انڈے کے آدھے چھلکے جیسی اور وہ بھی سنہری۔۔۔

اس نے چیئر کے بجائے ان پودوں کو دیکھا سب سے پہلے اسکا دھیان گل لالہ نے کھینچا جو بلکل گرل کے سامنے لگا کھل رہا تھا۔۔۔اس پودے میں تین گلاب کھلے تھے اور نہایت حسین لگ رہے تھے

اس کے آگے ہی سوسن کے پھول، سفید اور گلابی سدا بہار بھی اپنی رنگت سے ان سنہری آنکھوں کو خیرہ کرنے لگے۔ساتھ ہی ساتھ رنگوں میں اضافہ کرتے گیندے کے پھول بھی موجود تھے۔۔۔

یہ نمیرہ کو اپنے گھر کے ٹیرس جیسا لگا۔۔

اسے پودوں سے عشق تھا اپنا گھر چھوڑتے وقت اسے جن چیزوں کو چھوڑنے کا دکھ تھا ان میں سے ایک اس کے پودے بھی تھے۔۔۔

وہ بے اختیاری کے عالم میں ان پھول دار پودوں کو دیکھتی گرل کے ساتھ ساتھ آگے بڑھنے لگی سنہری آنکھیں ان پودوں سے لطف اندوز ہو رہی تھیں کہ ان میں کچھ چبھا۔۔۔

چنبیلی کے پھولوں کے آگے خاردار پودے رکھے تھے۔۔۔ cactus ہر قسم کے کیکٹس قطار سے موجود تھے۔۔ سنہری آنکھوں میں بیک وقت اچنبھا اور ناگواری ابھری

"یہ پھولوں کے ساتھ ان پودوں کو کیوں رکھا ہے۔۔۔ہٹاؤ انہیں یہاں سے !"

پودوں کو گھورتی اونچی آواز میں بولی، جانتی تھی ملازمہ وہی گلاس ڈور میں کھڑی ہے

"معذرت بی بی جی مگر انہیں نہیں ہٹا سکتے۔۔۔ "

نہایت ادب و شائستگی سے انکار کیا گیا نمیرہ تیورا کر گھومی

"اور کیوں نہیں ہٹا سکتے ! یہ میرا کمرہ ہے اور مجھے یہ یہاں نہیں چاہیئے ابھی ان پودوں کو شفٹ کرو۔۔۔ "

Clubb of Quality Content

لہجے میں درشتی نہیں تھی بس تحکم تھا۔۔۔رعب سا۔۔۔

"بی بی یہ پودے آپ کے کمرے میں نہیں رکھے ہوئے۔۔۔ "

جواب اب بھی ادب سے دیا گیا سنہری آنکھوں میں استعجاب ابھرا، گردن گھما کر دیکھا تو سامنے ایک اور گلاس ڈور تھا دو کمروں کی بالکونیاں متصل تھیں درمیان چار فٹ کا گرل کا دروازہ۔۔۔جو اس وقت کھلا ہونے کے باعث نمیرہ اس طرف چلی آئی۔۔۔

وہ گلاس ڈور کی جانب متوجہ ہوئی جو مقفل تھا البتہ پردے ہٹے ہوئے تھے اس نے دو قدم آگے بڑھتے کمرے میں جھانکا نمیرہ کا کمرہ گولڈن تھیم پر بیسڈ تھا جبکہ یہ کمرہ مکمل طور پر سیاہ۔۔۔

سفید مرمری فرش اور سفید میٹ دیواروں کے سامنے سیاہ فرنیچر نفاست سے سجا تھا اس کمرے کی ہر چیز سیاہ تھی یہاں تک کہ پردے بھی۔۔۔

سفید رنگ کے فرش اور دیواروں نے اس کمرے کو اندھیر لگنے سے بچا لیا۔۔۔

"یہ خان کا کمرہ ہے۔۔۔ "

ملازمہ نے اسے پورے کمرے کی اسکیننگ کرتا دیکھ بتایا اور اگر وہ نہ بھی بتاتی تب بھی نمیرہ کو سامنے کی دیوار پر آویزاں وہ پورٹریٹ نظر آ چکا تھا۔۔۔

اس پورٹریٹ میں نظر آتے وجود کو دیکھ سنہری آنکھوں میں ناگواری عود کر آئی۔۔۔گویا کوئی سخت ناپسندیدہ منظر دیکھ لیا ہو، تنے اعصاب کے ساتھ رخ پھیر لیا۔۔

سرخ دوات میں لکھا "ویلکم ٹو ہیل" نظروں میں ایک بار پھر گھوم گیا۔۔۔

"یہ گرل کا دروازہ بند کر دو اور آئندہ مجھے یہ کھلا ہوا نہ ملے۔۔۔ "

اپنے کمرے میں لوٹتے حکم جاری کیا۔۔۔

"جی بہتر۔۔۔آپ کو اور کچھ چاہیئے بی بی جی "!

وہ بوتل کے جن کی طرح بس ایک حکم کی منتظر تھی

"تنہائی۔۔۔۔ "

یک لفظی جواب دیتے بیڈ کی جانب بڑھی جبکہ ملازمہ سر کو خم دیتی پھرتی سے باہر نکل گئی۔۔۔

ہاں۔۔واقعی !اس قصر کے ملازمین بوتل کے جن کی طرح تھے۔۔۔

ملازمہ کے جاتے ہی نمیرہ نے رخ موڑے بند دروازے کو دیکھا پھر ایک اداس نظر اس پورے کمرے کو۔۔۔۔

"تم نے ٹھیک کیا نا نمیرہ۔۔۔ "

ہمکلامی۔۔۔ نظریں اب بھی کمرے کا جائزہ لے رہی تھیں

"ہاں۔۔۔تم نے ٹھیک ہی کیا کیونکہ اس کے علاوہ تمہارے پاس اور کوئی آپشن بچا ہی کہاں تھا "!

تلخی سے سر جھٹکتے وہ پورے قد سے اپنے پیچھے بیڈ پر ڈھیر ہو گئی۔۔۔

سنہری آنکھیں چند ثانیے سیلنگ کو تکتی رہیں۔۔۔

Clubb of Quality Content

بے حس و حرکت۔۔۔یک ٹک۔۔۔

پھر ان میں نمی بھرنے لگی سیلنگ پر جمی نظروں کا منظر دھندلاہٹ کا شکار ہوا تو ان آنکھوں نے کچھ دیر سکون مانگا، جو عنایت کر دیا گیا۔۔۔

نمیرہ نے آنکھیں موند لیں، اب وہ نمکین پانی ایک قطار کی صورت اس کی سبز رگوں سے ابھری بے انتہا صاف رنگ کی کنپٹی پر بہنے لگا تھا۔۔۔

##########

✨ ناول: "تاثر 💛🖤 "

✨ از قلم: "منیبہ متین 📝📝 "

" ✨ قسط: 02 ✨ "

"اسلام وعلیکم اماں "!

تمکنت اپنے کمرے میں موجود آرام کرسی پر بیٹھیں موبائل اسکرین میں جھانک رہی تھیں جب دروازے کی چوکھٹ پر ایک لڑکی آ ٹھہری،

Clubb of Quality Content

تمکنت کی جوانی کا عکس اس کی سبز آنکھیں، رنگت نین نقش سب تمکنت جیسا تھا بس ناک اپنے باپ سے وراثت کے طور پر لی تھی۔۔

بیس سالہ، مہناز اور نگزیب خان اکازئی۔۔۔عرف ناز !

اس وقت کالج یونیفارم میں موجود تھی، شاید گھر پہنچتے ہی اپنی ماں سے ملنے آئی۔۔۔

"وعلیکم اسلام۔۔۔آگئی تم! اتنی دیر کہاں لگ گئی؟ "

تمکنت کے بارعب چہرے پر مشکوک تاثر ابھرا

"اتنی دیر کہاں ہوئی۔۔۔بس شام کے چھ ہی تو بج رہے ہیں!ء

معصومیت سے پلکیں جھپکائیں۔۔

اپنی اماں سے بے عزتی کلاس لینے ہی تو وہ ان کے کمرے میں آئی تھی!

"شام کے چھ بج رہے ہیں ناز بی-بی آپ کا کالج دوپہر دو بجے ختم ہو جاتا ہے۔۔۔کہاں تھی "!

لہجے میں زرا سختی آئی مگر نرمی کا اثر شاید زائل نہیں ہوتا تھا۔۔۔

"اماں۔۔۔وہ سائرہ کی برتھ ڈے تھی تو اس نے ٹریٹ مانگی۔۔۔بس ہم سب لنچ کے لیے چلے گئے۔۔۔ایل مومینٹو"!

اب کی بار لہجے میں معصومیت کے ساتھ مسکینی بھی آئی۔۔۔وہ قدم قدم چلتی ان کے سامنے آ ٹھہری!

"برتھ ڈے اس کی تھی ٹریٹ تم نے دی۔۔۔پوچھ سکتی ہوں کیوں؟ "

کلاس ابھی ختم نہیں ہوئی تھی

"کیونکہ میں مہناز اورنگزیب خان ہوں۔۔۔میرے ہوتے ہوئے کوئی اور ٹریٹ دے۔۔۔

نیور "!

انداز بے نیازی سے اپنے بھورے بالوں کی پونی پیچھے کی

"تمہارے دوست تمہیں اے-ٹی-ایم سمجھتے ہیں ناز۔۔۔حد ہوتی ہے"!

چہرے پر ناگواری دوڑی

"اماں۔۔۔آپ کیوں اس طرح ساؤنڈ کر رہی ہیں، میں مہناز اورنگزیب ہوں۔۔۔مجھے پیسوں کی کوئی کمی ہے کیا! اور ویسے بھی مجھے اپنی فرینڈز پر خرچ کرنا اچھا لگتا ہے"!

اب کی بار وہ تھوڑا ناراض ہوئی اور ان سے چار قدم کے فاصلے پر موجود صوفے پر دھپ سے بیٹھ گئی

"ٹھیک ہے۔۔۔۔یہ معاملہ ویسے بھی تمہارا اور خان کا ہے مگر تم مجھے یہ بتاؤ کہ آج ہی جانا کیا ضروری تھا تمہیں پتہ ہے آج وہ آنے والی تھی، تم پھر بھی چلی گئیں "!

اب اصل شکوہ کیا گیا۔۔۔

جبکہ اس لڑکی کے تاثرات یکدم بدلے سبز آنکھوں میں ناگواری ابھری۔۔۔

"تو وہ آگئی "!

)میری ایک بھی دعا قبول نہیں ہوئی (

"ظاہر ہے آگئی۔۔آج کی ہی فلائٹ تھی اس کی اور میں نے اکیلے اس کا استقبال کیا، تمہیں ہونا چاہئیے تھا ناز۔۔۔خان بھی نہیں ہیں!

وہ آرام کرسی پر خاصی بے آرام نظر آئیں۔۔۔

"وہ کونسا کوئین آف لندن ہے کہ سب کو موجود ہونا چاہئیے تھا اور وہ آئی کیوں ہے اب یہاں! پچھلی مرتبہ جو کچھ کارنامہ کیا تھا۔۔اس کے بعد بھی اتنی غیرت بچی ہے اس میں کہ منہ اٹھائے چلی آئی"!

نخوت سے بولی اس کے چہرے پر نمیرہ سے کدورت واضح رقم تھی۔۔۔۔

"دیکھو ناز۔۔جو کچھ بھی پچھلی مرتبہ ہوا خان اسے بھول چکے ہیں اس لیے بہتر ہے اس بات کا ذکر نہ ہو۔۔یہ خان کی خواہش ہے کہ وہ یہاں رہے، ہمارا اس سے سلوک اچھا ہونا چاہئیے ورنہ خان کو برا لگے گا"!

سلجھا انداز۔۔۔وہی نرم لہجہ،

"ہونہہ! ابھی آغا جان کے لیے وہ اتنی اہم نہیں ہوئی کہ وہ مجھ سے ناراض ہوں۔۔اور آپ نے اس کے ساتھ اچھے ریلیشنز رکھنا ہے تو رکھیں مگر مجھ سے کوئی امید مت رکھیے گا اماں"!

وہ کہتے ساتھ ہی کھڑی ہو گئی تمکنت نے ایک خاموش نظراس پر ڈالی اس کی اکلوتی بیٹی اپنی بات کی کتنی پکی ہے اسے اندازہ تھا

"ٹھیک ہے۔۔۔اگر تم نے اس سے کوئی اچھی بات نہیں کرنی تو کوئی بری بات بھی مت کہنا۔۔کوئی بد تمیزی میں برداشت نہیں کروں گی۔۔۔یاد رکھو تم تمکنت اور نگزیب کی بیٹی ہو اور وہ شاز مین حیات کی۔۔۔ "

ہر ایک لفظ پر زور دیا گیا سبز آنکھوں میں تنبیہ موجود تھی وہی تنبیہ جسے ان کی اولاد نظرانداز نہیں کر سکتی تھی

"فائن اماں۔۔۔۔ "

وہ بیزارگی سے سر جھٹک گئی جانتی تھی اس کے آگے بحث کی کوئی گنجائش نہیں

"ڈنر پر ملاقات ہو گی تمہاری اس سے پام ولرئی (خیال رہے!)

لہجہ نرم۔۔۔مگر جب بھی وہ پشتو میں کوئی بات کہتی تھیں تو انکی اولاد سمجھ جاتی تھی کہ عافیت بات ماننے میں ہی ہے۔۔۔

"ہاں اماں۔۔۔۔ویسے یہ لیونی (پاگل) خان کہاں ہے؟ "

سبز آنکھوں میں شرارت سی بھر گئی

"ناز۔۔۔کتنی مرتبہ منع کیا ہے میں نے۔۔۔بھائی کا نام تمیز سے لیا کرو "!

مصنوعی گھوری دی

"ہاں۔۔۔تو لالہ کا نام تو تمیز سے ہی لیتی ہوں۔۔۔میں تو اس جعلی اکازئی کا پوچھ رہی ہوں اماں۔۔۔ "

ایک آنکھ دبائی

"خان کے ساتھ ہی گیا ہے زمینوں پر۔۔۔خبردار جو تم نے آتے ساتھ ہی اس کے ساتھ کوئی بدتمیزی کی تھکا ہارا آئے گا میرا بچہ "!

"ہاں۔۔۔ہاں وہ لیونی خان ہی تو سارے کھاتے دیکھ رہا ہو گا وہاں۔۔۔آنے دو، پوچھوں تو زرا کتنے ہل چلائے کھیت میں "!

اپنی ہی دھن میں تمکنت کی آخری تنبیہ ہوا میں اڑاتی باہر نکل گئی جب کہ تمکنت سر جھٹک کر مسکرا دیں جانتی تھی اس کی بیٹی اپنے چھوٹے بھائی کا پیچھا چھوڑنے سے رہی۔۔۔

###########

نمیرہ کی آنکھ دروازے پر ہوتی مستقل دستک سے کھلی خوابیدہ آنکھوں میں اس کمرے کا منظر ابھرا، وہ انجان نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔ذہن مکمل بیدار ہوا تو دستک کی آواز واضح سنائی دی۔۔۔

"واٹ دا ہیل "!

بیزارگی سے غرائی۔۔

"بی بی جی خانم آپ کو بلا رہی ہیں۔۔سب آپ کا انتظار کر رہے ہیں کھانے پر "!

ملازمہ نے تھوڑی اونچی آواز میں پیغام پہنچایا

"کمنگ۔۔۔۔ "

وہ لڑکی اب بھی بیڈ پر ہی لیٹی تھی

"خانم نے کہا ہے جلدی آجائیں بڑے خان بھی آگئے ہیں۔۔ "

ملازمہ نے نمیرہ کی خوابیدہ آواز پر اپنی بات پر زور دیا

"ہاں۔۔۔آرہی ہوں۔۔۔تم جاؤ۔۔۔ "

بالوں کو جوڑے سے آزاد کرتی بیزارگی سے اٹھ بیٹھی

"جی۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔ "

اطمینان ہونے پر ملازمہ دروازے سے ہی پلٹ گئی

نمیرہ نے اپنی گردن دائیں بائیں گھمائی وہ ایک ہی پوزیشن میں سوگئی تھی۔۔

جیٹ لیگ اس پر سستی طاری کیے ہوئے تھا،

اب تک اوور کوٹ میں ملبوس تھی

گرمی کا احساس ہوا تو اوور کوٹ اتار کر وہی بیڈ پر پھینکا۔۔

ساتھ ہی رکھے ہینڈ بیگ سے موبائل نکالا جس پر ایک نمبر سے دس مسڈ کالز موجود تھیں اسکرین پر گڑھی سنہری آنکھوں میں اچنبھا ابھرا

غیر شناسا نمبر۔۔۔اس نے دھیان نہیں دیا یقیناً اس کے فرینڈ سرکل سے کوئی ہوگا۔۔۔

واٹس ایپ کھولتے صبح والی چیٹ پر کلک کیا اب تک میسج سین نہیں ہوا۔۔۔

(افف۔۔کہاں ہو تم!)

نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبائے، دایاں پیر اضطرابی کیفیت میں جھلانے لگی صاف نظر آتا تھا وہ ڈسٹرب ہے، چند ثانیے اسکرین گھورنے کے بعد ایک اور پیغام ٹائپ کیا۔۔۔

"Where are you ---"Reply tas!"

پانچ الفاظ لکھتے اس سینڈ کا بٹن دبایا اور بیڈ سے کھڑی ہوگئی اسے اب فریش ہو کر نیچے جانا تھا اپنے آغا جان سے ملنے۔۔

جانیں یہ ملاقات کیسی ہونے والی تھی!

############

بیس منٹ بعد وہ ڈریسنگ روم سے نکل آئی بلیو جینز پر گھٹنوں سے زرا سی نیچے تک آتی فیروزی سادہ کرتی میں ملبوس بھورے نم بال جو کندھے سے چار انچ نیچے تک آتے تھے ٹاول سے آزاد کیے، ڈرائیر کے بعد فیروزی اسکارف اٹھاتے سر پر ٹھیک سے پھیلا کر اوڑھا۔۔۔

Clubb of Quality Content

اسے ابھی اسکارف ٹھیک سے اوڑھنے اور ٹکائے رکھنے کی عادت نہیں ہوئی تھی مگر وہ کوشش کرتی تھی۔۔۔

تین سے چار پنز کی مدد سے اسکارف سر پر بلآخر ٹکایا، ایک نظر آئینے میں اپنا عکس دیکھا۔۔۔

زیور کے نام پر محض ایک پلاٹینم کی کیبل چین گلے میں پہن رکھی تھی اس پلاٹینم کیبل چین میں ایک ڈائمنڈ K حرف کا لاکٹ موجود تھا۔۔۔

شاید، خانزادی ہونے کی نشانی۔۔۔

اسکارف اس طرز سے لپیٹا کہ گلے کے سامنے کا حصہ زرا سا واضح ہوا جہاں سے وہ چین چھلک رہی تھی۔۔

باقی وہ ہر قسم کے زیور سے آزاد تھی اس نے اپنے لگیج میں موجود ایک چوکور باکس نکالا اس میں چمکتا ہوا ہیرے کا ایک باریک کڑا تھا۔۔۔

ایک آسودہ مسکراہٹ لبوں پر پھیل گئی، اس نازک کڑے سے ممی کا لمس محسوس ہوا۔۔۔

باکس سے نکالتے کڑے کو بائیں کلائی میں سجالیا، ایک آخری نظر اپنے وجود پر ڈالتی وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔

نیچے جانے کا راستہ معلوم تھا۔۔۔ سیڑھیوں سے تو اتر آئی مگر ڈائننگ ایریا کس طرف ہے یہ بھول گئی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پانچ سالوں میں گھر تبدیل ہوایااس کی یادوں نے اس گھر کو بھلادیا۔۔۔ خیر۔۔۔ابھی وہ ایک طرف بڑھتی ہی کہ ایک ملازمہ اسے تک آئی۔۔۔

"اس طرف بی بی جی۔۔۔ "

ادب سے کہتی اسے اپنی رہنمائی میں ہال کی بائیں جانب لے جانے لگی ڈائننگ ہال کے باہر وہ رکی اور اسے جانے کاراستہ دیا نمیرہ ایک نظر اس پر ڈالتی آگے بڑھ گئی۔۔۔

اس وسیع ڈائننگ ایریا میں جہاں بیس کرسیوں کا اطالوی طرز پر مبنی ڈائینگ ٹیبل بچھا تھا۔۔۔

وہ بھی اس قصر کی شان کے عین مطابق، ڈائننگ ٹیبل کے دونوں اطراف ہاتھ باندھے مستعد ملازم کھڑے تھے۔۔ سنہری نگاہیں سربراہی کرسی پر ہوئیں جہاں اس گھر کے سربراہ موجود تھے، بردبارو بارعب شخصیت فربہی مائل پچپن، چھپن کے ہندسے کو چھوتے ایک وجیہ مرد۔۔ بال البتہ قلموں سے سفید ہونے لگے تھے۔۔۔

کلف کے شلوار قمیض اور سیاہ ویسٹ کوٹ، جس کے کف پر ڈائمنڈ کفلنگس۔۔۔

ہر طرح سے ایک رئیس و معتبر شخصیت، جن کی سنہری آنکھیں اس وقت نمیرہ پر ہی تھیں۔۔۔

ان کی بائیں جانب تمکنت موجود تھیں اور تمکنت کے ساتھ ایک لڑکی۔۔۔

مگر نمیرہ ان کی جانب متوجہ نہیں ہوئی،

Clubb of Quality Content

چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے۔۔۔اورنگزیب خان اکازئی کی جانب بڑھنے لگی، قدموں میں شرمندگی و جھجھک کے مارے لرزش تھی۔۔۔

اسے اپنی جانب آتا دیکھ، وہ اپنی نشست سے کھڑے ہو گئے!

یہ اسے اپنے تک آنے کی اجازت کا اشارہ تھا۔۔

انہیں اپنے لیے کھڑا ہوتا دیکھ وہ تیز تیز قدم بڑھاتی ان کے مقابل آگئی۔۔۔یہ شخص اس کے ڈیڈ سے بے حد مشابہت رکھتا تھا یا پھر اس کے ڈیڈ اس شخص کا عکس تھے۔۔۔

"اسلام و علیکم آغا جان "!

ان کے سامنے کھڑی بے حد دھیمی آواز میں بولی۔۔۔

دل زوروں سے دھڑک رہا تھا۔

آخری ملاقات میں ہوئی ساری تلخ کلامی۔۔سارے طنز۔۔۔سارا رویہ۔۔۔سماعتوں میں گونجنے لگا۔۔

"و علیکم اسلام بچے۔۔۔۔ "

اپنے سامنے موجود اس نازک سی لڑکی کو سلیقے سے سر پر دوپٹہ سجائے کھڑا دیکھ ان کے سنجیدہ چہرے پر ایک نرم تاثر ابھرا ساتھ ہی انہوں نے اپنے بازو وا کیے۔۔۔

وہ مسکرا نہیں رہے تھے بس ایک نرم سی نظر اٹھہرا رکھی تھی۔۔۔

نمیرہ چند ثانیے انہیں بے یقینی سے دیکھتی رہی، آخری ملاقات میں وہ انکا جو سخت گیر رویہ دیکھ چکی تھی اس کے بعد اس کے لیے یہ لہجہ و انداز حیران کن ہی تو تھا۔۔۔

(چچا بھی باپ کے برابر ہوتا ہے نمیرہ !)

ایک میٹھی سی آواز اس کے ذہن میں گونجی اور وہ بے ساختہ ان کے سینے سے لگ گئی۔۔۔

"اپنے گھر میں۔۔۔ پاکستان میں۔۔ اور اپنے خاندان میں خوش آمدید بچے"!

خود سے لگائے وہ اپنی ازلی سنجیدہ آواز میں کہنے لگے مگر لہجے میں موجود نرمی اور محبت چھپ نہ سکی۔۔۔ اور نمیرہ کو پہلی مرتبہ لگا کہ ہاں! اس نے پاکستان آکر بلکل ٹھیک کیا!

"خوش رہو۔۔۔۔ نور چشم حیات "!

سر پر سجے دوپٹے کو چومتے وہ بولے تو آواز میں ہلکی نمی محسوس ہوئی جبکہ نمیرہ کی آنکھوں میں تو دو موٹے موٹے آنسو جمع ہی ہو گئے۔۔۔

اس منظر کو دیکھتے تمکنت کے چہرے کا سکون تو ویسا ہی رہا البتہ ساتھ بیٹھی مہناز کے تو مانو تن بدن میں آگ لگ گئی۔۔۔

بس یہی چیز۔۔۔ یہی چیز اس کے لیے ناقابل برداشت تھی بیزارگی سے رخ پھیرا!

"کیسے ہیں آپ "!

اورنگزیب نے اسے خود سے نرمی سے الگ کیا تو لرزتی آواز میں پوچھا۔۔۔

زندگی کے اتنے سالوں میں آج پہلی مرتبہ وہ اس شخص سے مل کر خود کو اتنا پر سکون محسوس کر رہی تھی۔۔۔شاید اس سے پہلے کبھی انہیں اپنا سمجھا ہی نہیں تھا!

"کرم ہے خدا کا۔۔۔۔ "

سرخ ہوتے چہرے کو بغور دیکھتے آنکھوں سے بہنے والے دو آنسوؤں کو انگلیوں پر جذب کیا۔۔۔

)مگر مچھ کے آنسو (!

مہناز نے ناگواری سے سر جھٹکا

"کل حیات سے ملنے چلیں گے "!

آنسو صاف کرتے وہ ایک بار پھر اسکا ماتھا چوم گئے،

یہ بچی انکا خون تھی۔۔۔

ان کے بھائی کی جان تھی۔۔

اور اب ان کی ذمہ داری تھی۔۔۔

نمیرہ محض سر ہلا کر رہ گئی

"بیٹھو۔۔۔ "

خود بیٹھتے اپنی ساتھ رکھی کرسی کی جانب اشارہ کیا نمیرہ خاموشی سے بیٹھ گئی۔۔۔ مگر اس کے بیٹھتے ہی مہناز نے گلا کھنکھارا

"سوری! مگر وہ لالہ کی جگہ ہے تم کہیں اور بیٹھ جاؤ "!

لہجہ بے انتہا سادہ۔۔ مگر سبز آنکھوں کی کدورت کہاں کسی سے چھپی تھی!

سنہری آنکھوں نے بغور ان سبز آنکھوں میں دیکھا پھر اپنی کرسی کے ارد گرد دوڑی۔۔۔ جیسے کچھ ڈھونڈ رہی ہو چند لمحے دیکھنے کے بعد وہ واپس سبز آنکھوں پر جمیں۔۔۔

"یہاں۔۔۔ نام تو نہیں لکھا ہوا کسی کا"!

مقابل کا انداز مہناز سے زیادہ سادہ تھا اور نگزیب نے بغور ان دونوں لڑکیوں کو دیکھا جبکہ تمکنت نے محض نمیرہ کو۔۔۔

"لالہ روز وہی بیٹھتے۔۔۔۔ "

"ناز۔۔۔ کیا ہو گیا ہے وہ کہیں اور بیٹھ جائے گا بچے "!

تمکنت نے مہناز کا ٹیبل پر دھرا ہاتھ ہولے سے تھپکا

"مگر لالہ کی جگہ۔۔۔"

"گڈ ایوننگ ایوری بڈی "!

مہناز کی نرم آواز کو کمرے میں داخل ہوتے شخص کی گھمبیر آواز نے دبا دیا۔۔۔

نمیرہ کے علاوہ تینوں نفوس اس جانب متوجہ ہوئے،

Clubb of Quality Content

جہاں۔۔۔ایک اٹھائیس،انیتس سالہ دراز قد وہی پختون نین نقش ورنگت کا حامل سنہری آنکھوں والا وجیہہ مرد کھڑا تھا۔۔۔جسمانی خدوخال باقاعدگی سے ورک آؤٹ کرنے کا منہ بولتا ثبوت تھے۔۔

گہرے نیلے اور آسمانی رنگ کی پولیس وردی میں موجود یونیفارم شرٹ کی دائیں طرف سینے پر۔۔۔۔

"ایس-ایس-پی کامل خان اکازئی "

چمک رہا تھا، کندھے پر چمکتے اسٹار اس کی فرض شناسی کا ثبوت دیتے تھے۔۔۔

سیاہ بال ماتھے پر بکھرائے، کلین شیو چہرہ اس وقت تھکن زدہ تھا مگر تھکن کو واضح نہ کرتے وہ چہرے پر متانت بھری نرمی سجائے مہناز کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

"میرا ذکر خیر کیوں ہو رہا تھا خورے۔۔۔(بہن) "

لہجہ ہلکا پھلکا، البتہ چہرے کے تاثرات سنجیدہ !

"کیونکہ آپ کا ذکر بد ہو نہیں سکتا نا۔۔۔لالہ "!

مہناز کی سبز آنکھوں میں بھائی کو دیکھتے ایک تفاخر سا ابھرا

"ویل۔۔۔یہ بھی ہے"!

تائیدی انداز میں بھونیں اچکاتا اپنی ماں کی کرسی تک آیا باپ کے دائیں طرف کرسی پر بیٹھی لڑکی کو یکسر نظرانداز کر گیا۔۔۔

"اسلام و علیکم مورے"!

ایک وہی تھا جو اپنی ماں کو "اماں" کہنے کے بجائے "مورے" کہتا تھا

پشتو زبان میں ماں کو مور، اور بہن کو خور، کہتے ہیں مگر کامل اکازئی پیار سے آگے "ے" کا اضافہ کر دیا کرتا تھا

"وعلیکم اسلام۔۔فرصت مل گئی گھر آنے کی "!

آتے ہی بیٹے کو لتاڑنے کا موقع تمکنت ہاتھ سے جانے نہیں دیتی تھیں۔۔۔

"مورے۔۔۔دیر ہو گئی۔۔۔ضروری کام تھے۔۔اب آگیا ہوں"!

ان کے سر پر سجے دوپٹے کو چوما

بات کرنے کا انداز ٹھہراؤ لیے ہوئے تھا، نرمی سے مگر دوٹوک بات کرنے والا۔۔۔

"پتہ نہیں! اس پولیس کی خواری سے تمہیں اتنا عشق کیوں ہے "!

کہنے والے اورنگزیب تھے، ازلی سنجیدہ لہجہ

"عشق ترک نہیں کیے جاتے آغا جان "!

وہی نرمی، وہی سنجیدگی

گویا باپ سے لہجے کی سنجیدگی لی اور ماں سے نرم انداز بیان۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اورنگزیب کا ٹیبل پر دھرا ہاتھ اٹھاتے لبوں سے لگاتے ان کے سامنے سر کو خم دیے کھڑا ہو گیا،

اورنگزیب نے اس کے کندھے پر تھپکی دی۔۔۔

"ہونہہ! نرا عشق اور نری خواری۔۔۔دو دن بعد اب شکل دکھائی ہے ماں کو تم نے "!

تمکنت کا موڈ بخشنے والا نہیں تھا۔۔۔

وہ سارے نمیرہ کی موجودگی کو نظرانداز کیے ہوئے تھے،چند لمحے قبل نمیرہ۔۔جو مہمان خاص بنی ہوئی تھی اس شخص کی موجودگی نے اسے پس منظر میں ڈال دیا

"مورے آپ۔۔۔۔ "

"پہلے تم ہی اس کی طرف دار تھیں ناں اب کیا ہوا؟ "

اورنگزیب کا لہجہ اپنی بیوی کے لیے سنجیدہ کے ساتھ خشک بھی تھا۔۔۔

نمیرہ نے بے ساختہ اورنگزیب کو دیکھا جنکا چہرہ سپاٹ تھا۔۔

"اب کسی کو تو طرف دار ہونا ہی تھا نا۔۔۔ "

مقابل بلکل نارمل رہا۔۔

"چلو بیٹھو کامل۔۔۔ "

تمکنت نے اپنے کندھے پر دھرا اسکا ہاتھ تھپکا

"بیٹھیں گے کہاں ان کی جگہ پر تو۔۔۔ "

مہناز نے موقع ملتے ہی لٹ مار کر کہنا چاہا

"میری جگہ کوئی نہیں لے سکتا خورے۔۔ "

سنہری آنکھیں زرا کی زرا خالی پلیٹ پر نظریں جمائے بیٹھی لڑکی پر اٹھیں،

نمیرہ نے اس کی آواز پر نظریں اٹھا کر دیکھا۔۔

چند ثانیے نظر ملی،اور دونوں سنہری دیدوں میں یکساں ناگواری ابھری۔۔۔ سخت ناپسندیدگی!

"جگہ دل میں بنانی پڑتی ہے خورے اور میری جگہ پر کوئی نہیں آسکتا "!

جبڑے بھینچے،رخ پھیرا اور دوسری جانب بڑھ گیا اور نگزیب کی بلکل سیدھ میں دوسری کرسی پر

بیٹھا، نمیرہ نے دوسری نظر بھی اس پر نہیں ڈالی۔۔

تمکنت نے سر کے اشارے سے کھانا سرو کرنے کا حکم دیا

"شہرام کہاں ہے؟ "

اور نگزیب نے اس گھر کے سب سے چھوٹے مکین کی بابت دریافت کیا جو ان کے ساتھ ہی لوٹا تھا مگر

اب منظر عام سے غائب تھا۔۔۔

"لیونی خان۔۔۔۔اپنے جیسے باقی لیونوں کے ساتھ مٹر گشتی پر نکل گیا ہے "!

مہناز کی شوخ آواز ابھری۔۔۔۔

"ناز۔۔۔۔تمیز سے"!

تمکنت کی وہی نرم سی ٹوک !

"ہاں۔۔۔ہاں عزت مآب شہرام روحیل خان اکازئی صاحب،اس وقت اپنے دوستوں کے ساتھ شہر کی زیارت پر نکلے ہیں "!

اب کی بار لہجہ باقاعدہ آداب بجالانے والا ہو گیا۔۔۔

کامل کے لب ہلکی مسکراہٹ میں ڈھلے،اور نگزیب کے چہرے پر بھی مسکراہٹ ابھری۔۔

اس پورے گھر میں واحد مہناز تھی جو اپنے بارعب و بردبار باپ اور بھائی کو مسکرانے پر مجبور کر سکتی تھی !

"یہ نہیں سدھر سکتا ہزار مرتبہ کہا ہے کھانے کے وقت گھر پر رہا کرو مگر۔۔۔آنے دو اب اچھے سے سمجھانا پڑے گا "!

نیپکن اٹھاتے گھمبیر آواز میں ناگواری کا اظہار ہوا

"آغا جان! میں سمجھا دوں گا۔۔۔"

کامل نے تسلی کروائی۔۔۔

کھانا سرو ہو گیا تو سب کھانے کی جانب متوجہ ہوئے۔۔

اس وسیع ڈائننگ ہال میں بس کانٹوں، چمچوں کی آوازیں ابھر رہی تھیں کھانا عموماً خاموشی سے کھایا جاتا تھا اگلے بیس منٹ میں وہ سب کھانے سے فارغ ہوئے تو سوئٹ ڈش سرو کی گئی۔۔۔

تمھیں یہ ماحول بلکل کسی فائیو اسٹار ریسٹورنٹ کی طرح لگے گا جہاں اپنے ہی گھر میں لوگ اتنی زیادہ نفاست و نزاکت سے کھانا کھاتے تھے۔۔۔

ایلیٹ۔۔فارمل کلاس۔۔یو نو!

"سفر کیسا رہا کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی "!

اورنگزیب کی گھمبیر آواز نے خاموش سکوت میں ارتعاش پیدا کیا

"ٹھیک رہا۔۔۔ "

نمیرہ نے سوئٹ باؤل سے نظر اٹھا کر انہیں دیکھا

(پریشانی کو کیا پریشانی ہو گی)

کریم میں ڈوبا سیب کا ٹکڑا بیزارگی سے مہناز، منہ میں رکھ کر چبانے لگی

"مجھے آج زمینوں پر جانا تھا ورنہ میں تمہیں خود ریسیو کرنے آتا۔۔ کامل سے کہا تھا مگر وہ اپنی جاب میں مصروف تھا۔۔۔۔ "

ایک ناپسندیدہ نظر بیٹے پر ڈالی وہ اس بات پر خفا تھے، یہ واضح تھا

"کوئی بات نہیں آغا جان ڈرائیور سہولت سے لے آیا تھا "!

نمیرہ ان کی فکر پر پگھل سی گئی

"مجھے کافی اہم کام تھے آغا جان۔۔۔اس لیے نہ جا سکا مگر استقبال ٹھیک سے ہو اس بات کو ممکن بنایا تھا میں نے "!

اب تک کا طویل جملہ۔۔۔دوٹوک لہجہ!

یہ شخص الفاظ کے معاملے میں خاصا کنجوس لگا۔۔۔

"میں نے بکے بھجوایا تھا۔۔۔آئی ہوپ یو لائک اٹ کزن "!

پورے وقت میں پہلی مرتبہ اس نے براہ راست اس لڑکی کو مخاطب کیا جو کب سے اپنے باؤل میں چمچ گھما رہی تھی۔۔اس بات پر نمیرہ کا ہاتھ تھما!

سرخ دوات میں ڈوبے تین لفظ ذہن میں ابھرے،

لبوں پر جبری مسکراہٹ سجائے سنہری آنکھیں اس پر اٹھیں۔۔۔

"Of course cousin! Flowers was amazing and so was the card..."

سنہری آنکھوں میں جتاتا تاثر ابھرا۔۔۔

)کیا ہو، اگر یہ آغا جان کو بتائے کہ اس کارڈ کی عبارت کیا تھی۔۔۔(

یہ خیال ہی اس کے دل پر ایک پھوار سی ڈال گیا۔۔۔

مگر، مقابل کے سنجیدہ و پر سکون چہرے پر کوئی فرق نہیں آیا۔۔۔

کامل نے سوئٹ باؤل سے آم کا کریم میں غوطہ زن ٹکڑا اٹھا کر منہ رکھا، بند لبوں سے چبایا۔۔۔ پھر ایک گہری مسکراہٹ لبوں پر سجائی،

مگر وہ مسکراہٹ خوشگوار ہر گز نہیں تھی!

"دراصل۔۔۔ وہ بات فیس ٹو فیس کہنے والی تھی، تب نہ صحیح اب کہہ دیتا ہوں"!

سنہری آنکھوں میں سرد تپش در آئی۔۔۔

نمیرہ کی آنکھوں میں حیرت سی بھری

ٹیبل پر دونوں ہاتھ باہم پھنسائے سیدھا مقابل کی آنکھوں میں جھانکا۔۔۔

“Welcome to Hell Namirah Hayat”

رسانیت سے جملہ ادا کرتے اس کے لبوں کی سرد مسکراہٹ برقرار رہی۔۔۔

اس بات پر جہاں۔۔۔ نمیرہ کے چہرے کا رنگ اڑا تو وہیں ٹیبل پر موجود باقی افراد بھی ٹھہر گئے۔۔۔۔۔

############

✨ناول: "تاثر 💛🖤 "

✨از قلم: "منیبہ متین ✍️✍️ "

✨قسط:03✨

کامل کے جملے پر جہاں نمیرہ کا چہرہ فق ہوا وہیں ٹیبل پر موجود بقیہ افراد اپنی جگہ ششدر رہ گئے۔۔۔

"کامل یہ کیا حرکت ہے"!

اورنگزیب کی سنجیدگی میں ڈوبی آواز نے نمیرہ کا سکتہ توڑا، وہ شل تھی کہ اس میں اتنی۔۔۔

ہمت۔۔۔ہے۔۔۔کہ۔۔۔وہ اورنگزیب کے سامنے یہ بات کہہ سکے!

"میں تو بس ویلکم کررہا ہوں آغا جان! مس حیات کے ہی الفاظ تھے اس جگہ کے لیے۔۔۔ایم آئی

رائٹ مس حیات"!

سنہری آنکھوں میں سرد سی تپش تھی، مہناز زیر لب مسکرائی جیسے دل پر ٹھنڈی بوچھار پڑی ہو۔۔۔

تمکنت قدرے بے چینی سے اورنگزیب کے تاثرات دیکھن ء لگیں جبکہ اورنگزیب اسی سنجیدگی سے

کامل پر نظریں جمائے ہوئے تھے۔۔

"آغا جان میں۔۔۔۔ "

نمیرہ نے مجرموں کی طرح صفائی دینی چاہی، حالت ایسی گویا گھڑوں پانی اس پر گرا دیا ہو۔۔۔

"ماضی کی کوئی بات نہ دہرائی جائے تو۔۔۔بہتر ہے "!

نمیرہ کی بات اسی سنجیدگی سے کاٹتے انہوں نے اپنی سنہری آنکھوں میں تنبیہ لیے بیٹے کو گھورا

"ماضی۔۔۔آپ ماضی بھول سکتے ہیں مگر ماضی آپ کو یاد رکھتا ہے آغا جان "!

سنہری آنکھوں کا ارتکاز والد کے چہرہ پر ہوا۔۔۔

"خورے۔۔۔کافی میرے کمرے میں،آرام کروں گا۔۔گڈ نائٹ"!

ایک نرم سی نظر ماں پر اچھال کر وہ تیزی سے باہر نکل گیا۔۔۔

اس کمرے میں آخر میں داخل ہونے والا شخص سب سے پہلے باہر نکلا۔۔۔اس کی موجودگی آندھی کی سی ہوتی تھی جو خاموشی سے آکر سب کچھ تباہ کر جاتی ہے"!

نمیرہ بت بنی اپنی نظریں جھکائے بیٹھی رہی

"میرا قہوہ اسٹڈی میں لے آؤ۔۔رئیس "!

وہ بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے تو نمیرہ نے جھجھکتے سر اٹھایا

"آغا۔۔۔جان۔۔۔۔ "

"صبح ملاقات ہوتی ہے۔۔۔ "

گہری نظر اس پر ڈالتے آگے بڑھ گئے۔۔

"چچچ۔۔۔۔پور گرل "!

مہناز کے چہرے پر واضح مصنوعی افسوس ابھرا۔۔

"نمیرہ۔۔۔آرام کرو تم بھی تھک گئی ہو گی "!

مہناز کی حرکت نظرانداز کرتے تمکنت نے اس بت بنی لڑکی کو مخاطب کیا۔۔۔

"ہونہہ! ہمارا آرام حرام کر ہی دیا ہے تم نے،اب خود۔۔۔ "

مہناز نے نخوت سے کہنا چاہا جب تمکنت کی سخت گھوری،اس کی زبان کو بریک لگائی

"مہناز۔۔۔تم بھی جاؤ اور شہرام کو کال کر کے پوچھو کہاں پر ہے؟ "

"اماں میں۔۔۔۔ "

"میں کہہ رہی ہوں جاؤ "!

سبز آنکھوں میں سنگینی تھی

"جی۔۔۔"

اپنی دشمن کو مزید باتیں نہ سنانے کا غم لیے وہ برے برے منہ بنا کر باہر چلی گئی۔۔۔

"کامل نے جو کہا اسے نہیں کہنا چاہیے تھا۔۔میں اسے سمجھا دوں گی کہ مہمانوں کے ساتھ ایسا نہیں کرتے۔۔۔آئندہ وہ خیال رکھے گا مہمان نوازی میرے بچوں کو خوب آتی ہے "!

وہی ازلی نرم سا انداز۔۔۔وہ اپنی نرم باتوں سے بھی مقابل کو چت کرنے کا ہنر جانتی تھیں،جیسے اس وقت نمیرہ کو بہت اچھے سے باور کروا رہی تھیں کہ وہ یہاں صرف "مہمان" ہے۔۔۔

سنہری آنکھوں نے اس چہرے کو دیکھا جہاں نرمی ہی سجی تھی پھر جی کڑا کر کے مسکرائی۔۔۔کہ اس وقت اسے ڈھیروں رونا تھا

"تائی جان۔۔۔میں گھر والوں کی باتوں کا برا نہیں مناتی، بلکہ ان کی غلطیوں کو درست کرنا جانتی ہوں۔۔۔

آپ بے فکر رہیں مجھے اپنے گھر اور گھر والوں سے ڈیل کرنا آتا ہے"!

وہ بھی اسی نرمی سے اپنی حیثیت جتا گئی اور گردن کڑا کر کھڑی ہوئی،

وہ جب بھی اپنی گردن اکڑاتی تو اس کے گلے میں موجود وہ پلاٹینم چین پوری شان سے چمکتی تھی گویا اپنی مالکن کی شان بیان کر رہی ہو اس کی گردن کو شاید جھکنا پسند نہیں تھا۔۔۔

تمکنت کے چہرے پر اضطراب ابھرنے لگا مگر وہ بدستور مسکراتی رہیں نمیرہ ہموار چال چلتی ڈائننگ ہال سے باہر نکل گئی۔۔۔

اس کے نکلتے ہی تمکنت کے چہرے کی مسکراہٹ غائب ہوئی اب ان کے چہرے پر تمہیں صاف لے چینی نظر آئے گی، وہ لب کاٹتی نمیرہ کے تیور پر غور کرنے لگیں۔۔۔۔

وہ آخر تھی تو شازمین حیات کی بیٹی۔۔۔

جو کہتی تھی کر جاتی تھی۔۔۔

Clubb of Quality Content

شازمین کو وہ کبھی ہینڈل نہیں کر سکیں اور شاید اب اس کی بیٹی بھی ان کے لیے ایک مشکل مرحلہ ثابت ہونے والی تھی۔۔

################

نمیرہ تیز تیز قدم اٹھاتے گھر کے عقبی حصے میں موجود لان میں آگئی،اس کا تنفس تیز ہو رہا تھا۔۔۔رہ رہ کر اپنی بے عزتی کا خیال ستا رہا تھا۔۔۔

کتنی آسانی سے کامل نے سب کے سامنے اسے طعنہ مارا!اور کوئی بھی اسے روک نہیں سکا،آغا جان بھی نہیں!

اس سے ایک ہی بات واضح ہوتی تھی کہ کامل کا مقام اس گھر میں کیا ہے !

یہ نمیرہ کا گھر نہیں تھا جہاں وہ اسے باتیں سنا دیا کرتی تھی یہ کامل اکازئی کا قصر تھا جہاں نمیرہ اکازئی بس ایک "مہمان" تھی۔۔

"نہیں۔۔۔ہر گز نہیں! میں مہمان نہیں ہوں۔۔۔یہ میرا بھی گھر ہے۔۔۔ہاں یہ میرا بھی گھر ہے۔۔۔اب۔۔۔یہی میرا گھر ہے۔۔۔۔ "

تیز تیز لان کی گھاس کو اپنی کراکس شوز سے دبانے لگی۔۔دائیں ہاتھ کی مٹھی بار بار کھلتی،بند ہوتی۔۔ وہ شدید ڈسٹرب تھی۔۔

اس مضطرب لان میں چلتے وجود پر دس گز کے فاصلے پر اپنی بالکونی میں کھڑا کامل اکازئی نظریں جمائے ہوئے تھا اس کی سنہری آنکھوں میں ایک عجیب کیفیت تھی۔۔

وہ آنکھیں پر سوچ لگتی تھیں۔۔

"یہ یہاں کیوں آئی ہے لالہ "!

مہناز کافی کا بھانپ اڑاتا کپ اٹھائے اس کے ساتھ آ کھڑی ہوئی

"پتہ نہیں۔۔۔ "

سنہری آنکھیں اب بھی اس پر تھیں جو مضطرب سی لان کے چکر کاٹ رہی تھی۔۔۔

"کیا مطلب پتہ نہیں! آپ کو پتہ ہونا چاہیئے کہ اس کے ارادے کیا ہیں! آخر اب کیوں آئی ہے وہ۔۔دادا اور چاچو کے بعد وہ اس گھر میں آنے کا حق نہیں رکھتی اب اسکا اس گھر میں کوئی۔۔۔ "

"یہ گھر جتنا تمہارا ہے اتنا ہی اس کا ہے خورے۔۔۔"

سنجیدہ نظریں ساتھ کھڑی لڑکی پر ٹھہریں

"لالہ۔۔۔۔ "

مہناز کو صدمہ ہوا۔۔۔

"اصولاً، شرعاً، اور قانوناً یہ گھر اسکا بھی اتنا ہی ہے جتنا تمہارا ہے دنیا کی نظروں میں وہ بھی ایک اکازئی ہے۔۔ولی خان اکازئی کی پوتی۔۔۔"

ہر لفظ میں ٹھہراؤ اور قطعیت تھی۔۔

"تو۔۔۔اس۔۔۔کا۔۔۔مطلب۔۔۔وہ۔۔۔میرے برابر ہے۔۔۔اسکا اور میرا مقام ایک ہی ہے لالہ "!

اس کی آواز میں صدمہ زیادہ تھا یا رنج شاید اسے خود بھی اندازہ نہیں ہوا

"آف کورس ناٹ "!

سر جھٹکا۔۔

"تم مہناز اورنگزیب خان اکازئی ہو اور نگزیب خان کی بیٹی اور وہ۔۔۔۔ "

سنہری آنکھوں میں جو بہن کے لیے نرمی تھی وہ منظر بدلتے ہی رفع ہوئی،اس کی جگہ وہی عجیب سا تاثر ان سنہری آنکھوں میں ٹھہر گیا۔۔۔

"وہ نمیرہ حیات خان ہے۔۔۔شازمین حیات کی بیٹی۔۔۔ "

تلخی سے مسکرایا

مہناز کے چہرے پر رقم صدمہ و رنج اس جملے پر غائب تو ہو گیا، مگر دل کی بے چینی ویسی ہی تھی۔۔۔

"مجھے لگا تھا وہ یہاں کبھی بھی نہیں آئے گی"!

محض چند لمحے ہی خاموش رہ سکی

"مجھے بھی یہی لگا تھا۔۔۔ "

زیر لب بڑبڑایا گہری سوچ میں گم سنہری آنکھیں بظاہر وہیں لان پر مرکوز تھیں۔۔۔

"یہ واپس کب جائے گی !

)میرے لیے یہ ناقابل برداشت ہے (

مہناز دل میں اب تک کلس رہی تھی

"چلی جائے گی واپس۔۔۔"

چہرے پر اطمینان سا پھیلا تھا

"لالہ آپ اتنے ریلیکس کیسے ہیں ! چلی جائے گی سے کیا مراد ہے آپ کی ! آپ نے اس لڑکی کو نکالنا ہے ہمارے گھر سے میں اسے یہاں برداشت نہیں کر سکتی یہ لڑکی انتہائی بے حس۔۔۔۔"

اس کے اطمینان پر وہ ازلی جزباتی لڑکی جزبات میں اپنے لہجے کا دھیما پن بھول گئی۔۔۔

کامل کی سوچ کا ارتکاز ٹوٹا، ایک سنجیدہ نظر رخ موڑتے بہن پر ڈالی جس کی قینچی کی طرح چلتی زبان کو یکدم بریک لگی۔۔۔

"تمہارا یہ انداز میں آئندہ نہ دیکھوں "!

اب کی بار وہ پورا اسکی طرف گھوما۔۔۔

وہ قد میں اس سے کافی اونچا تھا وہ اس کے کندھے تک بھی نہیں آتی تھی۔۔۔ مہناز نے بے اختیار تھوک نگلا،

وہ اپنے بھائی سے بیس سال کی ہو کر بھی ڈرتی ہی تھی خاص کر اس کی یہ تنبیہ کرتی نظریں۔۔۔

"لالہ۔۔۔میں۔۔۔تو۔۔۔بس۔۔۔ "

منمنائی۔۔۔

"مہناز اکازئی! ہمیں کسی سے بھی کدورت میں خود کو نیچے نہیں گرانا چاہئیے اپنا وقار ہر چیز سے عزیز رکھنا سیکھو! میں آئندہ تمہارے ایسے الفاظ نہ سنوں۔۔۔پھر چاہے آگے تمہارا دشمن ہی ہو اور۔۔۔وہ۔۔۔"

سنہری آنکھوں نے نیچے لان کی طرف اشارہ کیا جواب خالی تھا نمیرہ کچھ دیر پہلے ہی چلی گئی تھی

"وہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے جسکا ہے، اسے نپٹنے دو اور اب جاؤ۔۔سو جاؤ۔۔۔جا کر "!

کافی کپ کو ہاتھ بھی نہ لگایا، واپس رخ موڑے آسمان دیکھنے لگا۔۔

مہناز، کچھ دیر کھڑی رہی پھر گلا کھنکھارتی کافی کا مگ کافی ٹیبل پر رکھتی بولی۔۔۔

"سوری لالہ۔۔۔ "

آواز میں دنیا جہاں کی معصومیت، وہ جانتی تھی اسکا لالہ بدزبانی برداشت نہیں کرتا۔۔

کامل خاموش ہی رہا وہ پھر کسی سوچ میں جانے لگا تھا

"لالہ۔۔۔آئندہ نہیں بولوں گی اس طرح "!

اس کی پشت پر کھڑی رہی۔۔

اسکا بھائی اس سے ناراض ہو تو مہناز اکازئی پر نیند، بھوک، آرام سب۔۔۔ حرام ہو جاتا تھا

وہ بدستور رخ موڑے کھڑا رہا

"لالہ۔۔۔۔ "

آواز میں نمی سی گھل گئی، وہ سارے جہاں کی نخریلی و نکچڑھی لڑکی بس اپنے کسی پیارے کی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ وہ حساس تھی بے حد حساس!

"سو جاؤ خورے۔۔۔ "

رخ نہیں موڑا

"آپ ناراض ہیں مجھ سے "!

"مہناز۔۔۔۔ "

یہ جیسے اشارہ تھا کہ وہ اب یہاں سے چلی جائے ورنہ اسکا غصہ مزید بڑھ سکتا ہے

مہناز ایک بے بس نظر اس کی پشت پر ڈالتی باہر رخ موڑ گئی۔۔۔ اسکا لالہ اس کی بھیگی آواز پر بھی نرم نہیں پڑا تھا۔۔۔

وہ ایسا تو نہیں تھا، پہلے اس کے ایک آنسو پر بے چین ہو جاتا تھا مگر پچھلے پانچ سالوں میں بہت کچھ بدل گیا۔۔

اپنے پیچھے آہٹ محسوس نہ کرتے اس نے رخ موڑ کر دیکھا گلاس ڈور کے پار پورا کمرہ خالی تھا۔۔۔

"بڑی ہو جاؤ خورے۔۔۔کب تک یوں چھوٹی چھوٹی باتیں دل پر لیتی رہو گی "!

ایک گہری سانس بھرتا تاسف سے سر جھٹک گیا ساتھ ٹھنڈی کافی کا مگ اٹھالیا۔۔۔

ابھی وہ گھونٹ بھرتا اپنے خاردار پودوں کو دیکھ ہی رہا تھا جب ساتھ والی بالکونی میں ایک لڑکی نمودار ہوئی اس نے بے دھیانی میں اس طرف دیکھا اور دیکھنے پر پچھتایا۔۔۔۔

نمیرہ اپنی بالکونی میں آئی تھی، متصل بالکونیوں کو الگ کرتا لوہے کا دروازہ مقفل تھا۔۔۔

وہ گردن جھکائے موبائل اسکرین میں جھانکتی گرل تک آئی۔۔۔اسکا اسٹول اب تک ڈھیلا ہو چکا تھا جو کیچر میں مقید بالوں کی بدولت سر پر ٹکا رہا۔۔۔

وہ مستقل نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبائے تیزی سے ٹائپ کرنے لگی۔۔۔جب،اسے خود پر کسی کی نظریں محسوس ہوئیں۔۔۔

اسکرین پر چلتی انگلیاں ساکن ہوئیں، نچلا ہونٹ دانتوں کی قید سے آزاد ہوا۔۔۔ جھٹکے سے گردن اٹھائی اور بائیں جانب رخ کیا۔۔۔بے اختیار لب بھینچ گئے،

کامل کی سنہری آنکھوں میں سپاٹ پن تھا۔۔۔ نمیرہ تیور اکر اس گرل تک آئی جہاں وہ چار فٹ کا دروازہ تھا

"ہاؤ ڈیئر یو ٹاک ٹو می لائک دیٹ"!

شہادت کی انگلی اٹھائے ہر لفظ چبا کر بولی سنہری آنکھیں پر تپش تھیں، جبکہ مقابل کی آنکھوں میں سپاٹ پن برقرار رہا۔۔۔

وہ قد میں کامل سے چار انچ چھوٹی تھی لہذا آنکھیں زرا اوپر کیے گھورنے لگی۔۔۔

"نمیرہ بی-بی! آپ اس وقت میرے گھر میں کھڑی ہیں سو۔۔۔یو ڈیئر ناٹ ٹاک ٹو می ان دس ٹون!"

آواز کا ٹھہراؤ ویسا ہی تھا البتہ لہجہ گھمبیر۔۔۔

"یہ گھر تمہارا نہیں ہے مسٹر کامل۔۔۔"

سنہری آنکھوں میں استہزاء در آیا

"یہ گھر۔۔۔ولی خان اکازئی! یعنی میرے اور تمہارے دادا کا ہے۔۔۔اور اس گھر پر میرا ابھی اتنا ہی حق ہے جتنا۔۔۔۔"

"وہی دادا نا۔۔۔جن کی موت کی وجہ تم بنیں کزن!"

ابھی وہ ہر لفظ پر زور ڈالتی کہنے لگی تھی جب کامل نے درشتی سے بات کاٹی، آنکھوں میں ملامت تھی وہ قدرے جھک کر اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔۔

"وہی دادا نا۔۔جن کی موت تک رسائی تم نے ممکن بنائی۔۔وہی ولی خان نا، جو آخری وقت تک تمہیں پکارتے رہے مگر تم۔۔۔"

لہجے میں ملامت کے ساتھ طنز بھی شامل ہو گیا چبھتی نظریں نمیرہ کے چہرے پر گاڑھ دیں، جہاں گہرے سائے تھے سنہری آنکھوں میں کرچیاں ابھر رہی تھیں۔۔

"حیرت ہے مجھے! تم میں اتنی سی بھی سیلف ریسپیکٹ نہیں ہے! اتنی سی بھی غیرت نہیں آئی، اسی شخص کے گھر میں واپس آتے ہوئے جسے۔۔۔ "

"شٹ اپ! جسٹ شٹ اپ! میری وجہ سے کچھ نہیں ہوا۔۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ سمجھے تم "!

اپنی دائیں مٹھی بار بار کھل بند کرنے لگی۔۔ تنفس تیز۔۔۔ دل زور زور سے دھڑک رہا تھا، پچھلے پانچ سال سے اسی الزام سے بچتی رہی تھی اور اب آج آتے ہی یہ الزام سننا پڑ گیا۔۔۔۔

"تم چیخ چلا کر سب بدل نہیں سکتی۔۔۔"

طنزیہ چہرہ نفی میں ہلا۔۔۔

"اس لیے کزن! آواز دھیمی رکھو، تمہارا یہ لہجہ یہاں نہیں چلے گا۔۔۔ تم لاس اینجلس میں نہیں اسلام آباد میں ہو! حیات خان کے گھر میں نہیں ولی خان کے قصر میں ہو۔۔ بھولو مت۔۔۔۔ یہاں ایسا لہجہ برداشت نہیں ہوتا "!

آواز دھیمی ہی رہی۔۔۔ دھیمی مگر گھمبیر،

رات کے سناٹے میں گھمبیر آواز و سنگین لہجہ ماحول کو پراسرار بنانے لگے۔۔۔

Clubb of Quality Content

"اور تمہیں یہ غلط فہمی کیوں ہے کہ میں یہاں کے اصولوں کے مطابق چلوں گی! میں۔۔۔۔ "

سنہری آنکھوں میں غرور بھرا۔۔ گردن اکڑا کر ٹھیک اس کی آنکھوں میں جھانکا۔۔اٹھی ہوئی ٹھوڑی کے ساتھ وہ کہیں سے بھی اس کے پراسرار لہجے سے خوفزدہ نظر نہیں آئی۔۔۔

"میں۔۔ نمیرہ۔۔۔حیات۔۔۔خان۔۔اکازئی ہوں! میری زندگی میں صرف۔۔۔میرے اصول ہوتے ہیں، میری مرضی۔۔اور تمہیں۔۔۔تو۔۔اس۔۔۔کا۔۔۔اندازہ۔۔۔ہے۔۔۔ہی۔۔۔ کزن "!

بھونیں جتاتے انداز میں اٹھائے۔۔ گردن اکڑالی،

کڑی گردن میں وہ پلیٹینم کی چین جھلملاتی، نمیرہ کے وقار کو مزید بڑھانے لگی۔۔۔وہ چین شاید اس کے لیے ہی بنی تھی !

"ہاں۔۔۔مجھے تو اندازہ ہے کہ تم کون ہو مگر کیا تمہیں اندازہ ہے۔۔ کہ میں کون ہوں؟"

کامل نے رخ سامنے کر لیا۔۔۔

لان میں لگی سفید روشنی اس کی سنہری آنکھوں سے ٹکرانے لگی۔۔ان آنکھوں میں وہی مخصوص تاثر در آیا جو نمیرہ کے آنے سے پہلے تھا۔۔۔

"ویل! آئی نو یو ویری ویل کزن۔۔۔۔

You are a spoiled brat of a feudal lord!”

)زمیندار کا بگڑا ہوا بیٹا(

اس نے بھی رخ پھیر لیا، لہجے میں مقابل کے لیے خاصی رکھائی تھی۔۔۔

اس بات پر کامل کے لبوں پر ایک پر تپش مسکراہٹ در آئی۔۔۔

"رائٹ۔۔۔میں ایک فیوڈل لارڈ کا بگڑا ہوا بیٹا ہوں جیسے تم ایک وکیل کی بدلحاظ بیٹی ہو۔۔۔۔۔ "

سنہری آنکھوں میں استہزاء ابھرا

"تم۔۔۔۔۔ "

نمیرہ کے طیش میں اضافہ کرنے کے لیے یہ بات کافی تھی

"میں نہیں تم۔۔۔۔ نمیرہ اکازئی تم۔۔۔ یہاں سے جتنا جلدی ہو سکے چلی جاؤ۔۔۔۔ خود چلی جاؤ گی تو عافیت میں رہو گی ورنہ اگر میں نے بھیجا تو۔۔۔۔ "

قطعیت سے کہتے رخ اسکی طرف کیا۔۔۔

"میں تو ہوں ہی ایک بگڑا امیر زادہ اوپر سے پولیس والا بھی۔۔۔ میں کیا کچھ کر سکتا ہوں۔۔۔ تمہیں اندازہ نہیں ہے "!

سنہری آنکھوں میں سنگینی سی سنگینی تھی۔۔ لہجہ بے جھول۔۔۔ نمیرہ کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ محسوس ہوئی مگر بظاہر چہرے کے تاثرات پر اعتماد رہے!

"Have sweet dreams cousin!"

اپنے مخصوص ٹھہرے ہوئے لہجے میں جملہ ادا کرتے ایڑیوں پر گھوما اور اگلے لمحے وہ اپنے کمرے میں گم ہو چکا تھا۔۔۔

"گو۔۔۔ٹو۔۔۔ہیل کامل۔۔۔ "

مارے ضبط کے نمیرہ کا چہرہ سرخ پڑا۔۔ تیز نظروں سے گلاس ڈور کو دیکھا جسے وہ مقفل کرتا پردے برابر کر گیا تھا۔۔۔

"تمہیں۔۔۔اسکا۔۔۔جواب۔۔۔دینا۔۔۔۔ "

ابھی وہ غصے سے سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ بلند آواز میں کہنے ہی لگی تھی جب اسکے ہاتھ میں موجود فون

تھرتھرایا۔۔۔

پر تپش سنہری نظریں اسکرین پر جمیں اور غصہ مزید بڑھا۔۔۔ جھلمل کرتی اسکرین چند ثانیے گھوری پھر ایڑیوں پر گھومی۔۔۔

کمرے میں جاتے ہوئے فون کان سے لگا گئی۔۔۔

##########

✨ناول:"تاثر 💛🖤 "

✨از قلم:"منیبہ متین ✍️✍️ "

✨قسط:04✨

"کہاں ہو صبح سے تم! میں کب سے تمہیں کالز، میسجز کر کے پاگل ہو رہی ہوں اور تم۔۔۔ تمہیں پتہ تھا ناآج میں یہاں پہنچنے والی ہوں تم پھر بھی صبح سے مجھے اگنور۔۔۔۔۔۔ "

فون کان سے لگائے تیز۔۔۔ تیز بولتی کمرے کے چکر کاٹنے لگی۔۔۔

اس کی مضطرب وپر تپش آواز فون کے مائیک سے ہوتی ہوئی،ان دیکھی برقی لہروں کے ساتھ سفر کرتی مقابل کے فون اسپیکر سے ابھری تو۔۔۔

اس گندمی چہرے پر مسکراہٹ ابھری۔۔۔بے ساختہ نفی میں سر ہلایا۔۔۔اسپیکر سے آتی وہ نسوانی آواز کافی غصے میں تھی،اس لیے اس نے ہمیشہ کی طرح پہلے نمیرہ کو بولنے کا موقع دیا۔۔۔

"اب بولو بھی کچھ! واٹ دا۔۔۔۔"

بیزار آواز۔۔۔اس سے پہلے نمیرہ اپنا تکیہ کلام دوہراتی۔۔

اس کے گلابی ہونٹوں نے جنبش کی،

"لا تغضب "!

دوسری طرف وہ جو جلے پیر کی بلی کی طرح کمرے کے چکر کاٹ رہی تھی ٹھٹک گئی۔۔۔

"واٹ "!

سوالیہ انداز میں دونوں بھونیں اٹھیں۔۔۔

"لاتغضب "!

پھر وہی دھیمی آواز۔۔۔پرتاثیر لہجہ

“What does it mean?”

بلند آواز دھیمی پڑی۔۔ نمیرہ مقابل کی اس مسحور آواز میں ہمیشہ گھر جاتی تھی۔۔۔

“Well you know what it means...”

اس وجود نے راکنگ چیئر سنبھالتے اسے ہلکا ہلکا جھولا دینا شروع کیا۔۔۔

"میں بھول گئی ہوں۔۔۔۔ "

چہرے پر یکدم پشیمانی بھری جو لہجے سے بھی عیاں تھی۔۔۔

"ہمم۔۔۔مجھے لگا ہی تھا کہ تم بھول گئی ہو تبھی تو یوں غصہ کرنے لگیں۔۔۔ "

"کیا مطلب ہے اسکا ٹیس۔۔۔۔ "

اب کے لہجہ بلکل دھیما تھا وہ غصہ بھول گئی۔۔۔

"تم یقینا کھڑی ہو اس وقت۔۔۔بیٹھ جاؤ "!

Clubb of Quality Content

مقابل نے اندازہ لگایا

نمیرہ پاس رکھے صوفے پر بیٹھ گئی

"بیٹھ گئی۔۔۔"

"پانی ہے وہاں؟ "

اگلا سوال

سنہری آنکھوں نے ساتھ ٹیبل پر رکھے جگ کو دیکھا

"ہاں۔۔۔ "

"ایک گلاس بھر کر پانی پیو۔۔۔"

نہایت نرمی سے ہدایات جاری ہو رہی تھیں

جنہیں نمیرہ تابعداری سے مانتی گئی۔۔ گلاس بھرا اور لبوں سے لگانے لگی جب اسپیکر سے آواز ابھری۔۔

"In three sips please..."

نمیرہ ٹھٹھکی، لب ہلے۔۔۔ وہی پڑھنے کے لیے جو ہر کام کرنے سے پہلے پڑھنا چاہیئے۔۔۔ پھر تین سانسوں میں پانی غٹک گئی

"کیا تمہیں اب کچھ یاد آیا مس حیات "!

لب ایک بار پھر مسکراہٹ میں ڈھلے

نمیرہ کے چہرے پر تبسم پھیلا۔۔

"آف کورس۔۔۔ مس تیمور "!

نمیرہ نے صوفے کی پشت سے سر ٹکا دیا وہ خود کو تھوڑا پر سکون محسوس کر رہی تھی۔۔۔

"یاد ہونا بھی چاہیئے۔۔۔اب بتاؤ کیا مطلب ہے؟"

راکنگ چیئر سے ٹیک لگائے وہ پچیس سالہ گندمی رنگت و پر کشش نین نقش کی حامل تسمیہ تیمور نے

تھوڑا رعب سے پوچھا۔۔۔

"لا تغضب مطلب۔۔۔۔غصہ۔۔۔نہ۔۔۔کرنا۔۔"

حدیث کا مفہوم بتاتے لہجے میں پشیمانی گھل گئی۔۔۔

"تو جب تم جانتی ہو کہ غصہ نہیں کرنا تو۔۔پھر کیا ہوا؟"

"یہ پوچھو کیا نہیں ہوا؟ "

"چلو یہی بتادو۔۔۔ "

انداز دوستانہ

"ٹیس۔۔۔میں پاکستان آگئی ہوں "!

اس نے تسمیہ کا نک نیم ٹیس رکھا تھا وہ اپنے ہر عزیز رشتے کو ایک نک نیم دیتی تھی جس سے پکارنے کا حق بھی صرف اسی کو ہوتا تھا۔۔۔

"جانتی ہوں۔۔ میسج دیکھا میں نے ابھی کچھ دیر پہلے۔۔۔"

اثبات میں سر ہلایا

"تم صبح سے کہاں تھیں؟ "

اب کی بار لہجے میں بس شکوہ تھا، غصہ نہیں

"وہ میں بعد میں بتاتی ہوں پہلے تم بتاؤ کیا ہوا ہے؟"ہمیشہ کی طرح اسے پہلے بولنے کا موقع دیا

"تمہیں معلوم ہے یہاں میرا ویلکم کیسے ہوا؟ "

نمیرہ کے چہرے پر شدید ناگواری در آئی

"کیسے؟ ویٹ۔۔۔ لیٹ می گیس! اکیس۔۔۔ توپوں۔۔۔ کی۔۔۔ سلامی سے؟ "

چہک کر بولی

"ہاں۔۔۔ اور ان ساری توپوں کا رخ میری طرف تھا۔۔۔ "

نمیرہ اس کی شوخی پر بدمزہ ہوئی۔۔

جواباً سپیکر سے قہقہہ گونجا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"نہیں کرو۔۔۔یار۔۔۔کہیں تم ہاسپٹل میں ایڈمٹ تو نہیں ہو گئی اور تمہارے پاس بل کے پیسے نہیں ہے اسی لیے تم غصہ ہو "!

وہ باز نہیں آرہی تھی

"ٹیس۔۔۔۔۔۔ "

تنبیہ۔۔۔

"اچھا۔۔۔اچھا بتاؤ کیا بات ہے ! کیسے ہوا ویلکم ؟"

تسمیہ، تنبیہ پر سنجیدہ ہو گئی

"ویلکم ٹو ہیل۔۔۔میرا استقبال اس طرح ہوا ہے، مجھے دشمنی کے پھول بھجوا کر۔۔۔ "

دانت پر دانت جمائے

"یہ تم خانز کو جہنم سے اتنی کیا آبسیشن ہے بھئی۔۔۔تمہارا تکیہ کلام بھی یہی ہے اور تمہارے ددھیال والوں کا بھی "!

وہ واقعی جاننا چاہتی تھی

"میرے لیے پاکستان کو جہنم قرار دیا جا چکا ہے ٹیس "!

وہ بولی تو اس کے لہجے میں دکھ، کرب، ملال اور بھروسہ ٹوٹنے کی آنچ تھی وہ بھروسہ جو فطری طور پر اسے اپنے لوگوں پر تھا

"نمیرہ مایوسی کفر ہے۔۔۔ "

تسمیہ اپنے سمجھانے والے موڈ میں آگئی

"جانتی ہوں۔۔۔ مگر تم بتاؤ میں کیسے رہوں گی یہاں !نہ میرا یہ ماحول ہے۔۔۔نہ میں ان لوگوں کو برداشت ہوتی ہوں نہ مجھ سے یہ لوگ۔۔۔ غلطی کردی شاید۔۔مجھے پاکستان آنا ہی۔۔۔۔۔ "

"نمیرہ وہی تمہارا ماحول ہے۔۔وہی تمہارے لوگ ہیں۔۔اور وہی ہیں جو اس وقت تم سے سب سے زیادہ مخلص ہو سکتے ہیں۔۔۔وہ تمہارے تایا کا گھر ہے اور یہ رشتہ باپ کے برابر محترم ہیں۔۔۔میں نے سمجھایا تھا نا۔۔۔ "

آخری بات کہتے،الفاظ پر زور ڈالا

"صرف ایک آغاجان سے کیا ہوتا ہے اور وہ بھی مجھ سے پہلے اچھے سے ملے۔۔۔پھر کسی کی وجہ سے انکا موڈ بھی آف ہو گیا۔۔۔۔میں نے مس بیہیو بھی تو بہت کیا نا ان کے ساتھ "!

سب سے پہلے یہ شکوہ ہوا

"دیکھو نمیرہ! تم خود کو اور ان لوگوں کو ٹائم دو۔۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ "

"کچھ ٹھیک نہیں ہو گا ٹیس! یہ لوگ مجھے یہاں دو دن سے زیادہ برداشت نہیں کریں گے۔۔۔تائی جان مجھے اچھے سے جتا چکی ہیں کہ میں یہاں صرف مہمان ہوں۔۔۔اور ان کی بیٹی اتنی روڈ اور بد تمیز ہے۔۔۔اس نے مجھ سے اتنی بری طریقے سے بات۔۔۔"

"تمہاری کزن ہے۔۔۔تم پر ہی گئی ہو گی"!

الفاظ اچک لیے

"ٹیس۔۔۔۔ "

پھر تنبیہ۔۔۔

"تو کیا تم نے جوابی کوئی بد تمیزی نہیں کی! اگر اس نے سامنے سے کچھ بولا تو کیا تم چپ رہیں بتاؤ؟ "

انداز چیلنج کرنے والا تھا۔۔ نمیرہ ایک بار پھر شرمندہ ہو گئی

"ہاں۔۔۔ٹھیک۔۔۔ہے اس کو بھی چھوڑ دو۔۔۔ مگر جو حرکت میرے ساتھ اس نے کی وہ ناقابل برداشت ہے "!

کامل کا ذکر کرتے ہی گویا نمیرہ کو پتنگے لگ گئے

"وہ کون؟ "

"Devil in man's attire!"

لہجے میں تپش و کدورت صاف عیاں ہوئی۔۔

"نمیرہ حیات خان اکازئی "!

تسمیہ نے تنبیہ کی۔۔۔یہ تنبیہ وہ نمیرہ کی ہر غیر مناسب بات پر کیا کرتی تھی

"ٹیس وہ ایسا ہی۔۔۔۔ "

"نمیرہ تم کسی بھی انسان کے لیے وہ لفظ ادا نہیں کرو گی اسکا مطلب پتہ ہے نا تمہیں۔۔۔ "

لہجہ قطعی۔۔۔

"مطلب پتہ ہے اسی لیے کہا وہ واقعی ایک شیط۔۔۔"

"نمیرہ۔۔۔تم کسی دوسرے کے لیے اپنی زبان گندی کیوں کر رہی ہو۔۔۔وہ جیسا بھی ہو، تم کیسی ہو۔۔ تمہیں یہ دیکھنا چاہیئے اور مجھے یہ بتاؤ کہ وہ ہے کون آخر "!

لہجہ اب بھی بے لچک وہ اسے سمجھاتے ہوئے کسی بھی جھول کو اپنے لہجے میں آنے نہیں دیتی تھی۔۔

"کامل اورنگزیب خان۔۔۔۔آغا جان کا بیٹا "!

خفا آواز۔۔۔

وہ تسمیہ کے سامنے کامل کو برا بھلا کہہ کر اپنے دل کی بھڑاس نکالنا چاہتی تھی۔۔۔مگر وہ تسمیہ تیمور ہی کیا، جو کسی کی برائی سن لے!

"اچھا۔۔۔جہاں تک مجھے یاد ہے یہ وہی ہے نا۔۔جو لاسٹ ائیر ایل-اے آیا تھا؟ "

تسمیہ نے اندازہ لگایا اس نے پچھلے سال نمیرہ کی زبان سے اسکا ذکر سنا تھا

"ہاں۔۔۔ڈیڈ کے ٹائم وہ وہیں تھا۔۔۔آغا جان کے ساتھ۔۔۔ڈیڈ اسے مجھ سے زیادہ عزیز جو رکھتے تھے۔۔۔"

آخری جملہ تلخ مسکراہٹ لیے ادا کیا،

بہت کچھ یاد آگیا تھا پچھلے سال سے۔۔۔

"تو اس نے اب کیا، کیا؟"

تسمیہ کو لہجے میں زخمی پن محسوس ہوا

"وہ ویلکم کارڈ اور دشمنی کے پھول اسی نے مجھے بھجوائے تھے۔۔۔"

"دشمنی کے پھول مطلب؟ دشمنی میں پھول کون بھجواتا ہے۔۔۔"

وہ اچنبھے کا شکار ہوئی نمیرہ نے ایک گہری سانس بھری، کچھ باتیں ایسی ہوتی تھیں جو تسمیہ تیمور کے سمجھ نہیں آتی تھی کیونکہ وہ عام انسانوں کی باتیں ہوتی ہیں اور تسمیہ تیمور تو نمیرہ کی نظر میں ایک فرشتہ تھی!

"He send me white and yellow roses... Both are symbols of enmity!"

واشگاف الفاظ میں سمجھایا

"اوہ۔۔۔نمیرہ۔۔۔"

تسمیہ اپناسر پکڑ کر رہ گئی کیا کرے وہ اس لڑکی کی منفی سوچ کا۔۔۔

"بھلا پھولوں میں بھی کوئی دشمنی، دوستی دیکھی جاتی ہے پھول تو سارے ہی اچھے ہوتے ہیں سب کے ہی رنگ اللہ نے خوبصورتی کی علامت کے طور پر بنائے ہیں۔۔۔ یہ تمہیں کس فلسفی نے کہہ دیا کہ سفید اور پیلے پھول دشمنی کے ہوتے ہیں "!

وہ اب تک نفی میں سر ہلا رہی تھی

"سب کہتے ہیں۔۔۔۔۔بہت سی جگہ سفید پھولوں کو دشمنی۔۔۔"

"سفید رنگ امن کا رنگ ہوتا ہے نمیرہ خان۔۔۔امن کا جھنڈا جب پرانے زمانوں میں جنگ کے وقت بلند کیا جاتا تھا تو وہ سفید رنگ کا ہوتا تھا۔۔۔ "

تسمیہ نے اسکا جملہ ادھورا رہنے دیا

"ٹھیک ہے اور پیلے پھول۔۔۔وہ تو آنکھوں میں ایسے ہی چبھتے ہیں جیسے ہمارا دشمن، ہماری آنکھوں میں چبھتا ہے۔۔۔۔ "

ترکی بہ ترکی اگلا مدعا بیان ہوا

"پیلے پھول دوستی کی علامت ہوتے ہیں نمیرہ خان۔۔۔ تم نے دیکھا نہیں اکثر کالجز وغیرہ میں جب روز ڈے سیلیبریٹ ہوتا ہے تو ہر کوئی اپنے بیسٹ فرینڈ کو ییلو روز دیتا ہے۔۔۔

As a sign of gratitude to their friendship!"

اسی کے انداز میں مدعے کا جواب دیا گیا وہ دونوں کامل اور نگزیب سے پھولوں کو ڈسکس کرنے پر آگئی تھیں۔۔

"لیکن اس نے یہ پھول نہ تو مجھے امن کی نشانی کے طور پر دیے ہیں اور نہ ہی دوستی کے لیے۔۔۔وہ مجھ سے اپنی دشمنی کا اظہار ہی کر رہا ہے۔۔۔ "

نمیرہ کو اصل مدعا یاد آگیا

"اچھا۔۔۔پھر۔۔۔۔ "

تسمیہ نے بے ساختہ گہری سانس بھری

"اس نے ابھی کچھ دیر پہلے جانتی ہو کیا کہا؟ "

تنفس تیز۔۔۔کامل کی وہ دھمکی اور دادا کے حوالے سے کہے جانے والے جملے ذہن میں گردش کر رہے تھے

"کیا کہا؟ "

"اس نے مجھے وارن کیا ہے کہ میں یہاں سے خود چلی جاؤں۔۔۔ورنہ مجھے وہ بھیجے گا اور یہ بھی کہ وہ میرے ساتھ کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔۔یہ گھر میرا نہیں ہے وہ مجھ پر یہ اچھے سے واضح کر چکا ہے۔۔۔ "

نمیرہ نے دادا والی بات چھپالی۔۔۔وہ کہیں نہ کہیں خود کو اس بات کا مجرم سمجھتی تھی

"اور بھلا وہ صاحب کون ہوتے ہیں تمہیں اس گھر سے نکالنے والے! وہ گھر تمہارے دادا کا ہے

نمیرہ۔۔۔جتنا اسکا اس گھر پر حق ہے اتنا ہی تمہارا۔۔۔ "

تسمیہ کے لہجے میں سنجیدگی بھر گئی

"میں نے یہی کہا تھا جس کے جواب میں وہ مجھے دھمکا گیا۔۔۔مجھے یہاں آنا ہی۔۔۔۔ "

"ایک تو تم یہ بار بار کہنا چھوڑ دو کہ تمہیں یہاں نہیں آنا چاہیئے تھا تمہارا یہاں آنا مقصود تھا۔۔ "

"پلیز۔۔۔تم اتنی مشکل اردو کیوں بولتی ہو؟ "

" مقصود"لفظ کا مطلب نمیرہ کے فرشتوں کو بھی نہیں پتہ تھا وہ ٹھہری امیریکن لڑکی جب سے ہوش سنبھالا انگریزوں کے گرد خود کو پایا اتنی اردو بول لیتی تھی وہ بھی اپنے آپ میں ایک کمال ہی تھا

"You are destined to be here my dear!"

تسمیہ نے اسے اسکی زبان میں سمجھایا

"ڈیسٹنی۔۔۔۔۔ "

گہرا تاسف۔۔

"نمیرہ۔۔۔ تمہیں پاکستان آئے ایک دن بھی پورا نہیں ہوا تم ابھی سے خود کو اتنا مت الجھاؤ خود کو اور اس گھر کے لوگوں کو وقت دو۔۔۔ بس تم اگر ڈپریس ہونے لگو تو یہ سوچنا کہ تمہارے یہاں آنے کا مین ریزن کیا تھا۔۔

کیا "ایم" تھا تمہارا یہاں آنے کا اپنے ایم پر نظر رکھو تمہیں حالات کا مقابلہ کرنا آجائے گا۔۔۔ "

تسمیہ نے اپنے ازلی نرم سمجھانے والے انداز میں آخری بات کہی۔۔ جس پر نمیرہ ایک گہری سانس بھر کر رہ گئی

اس کا ایم۔۔۔۔

پاکستان آنے کا مقصد۔۔۔

اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے پہلے اسے خود کو تیار کرنا تھا۔۔۔ خود پر کام کرنا تھا۔۔۔

یہ سب بہت مشکل ہونے والا تھا وہ جانتی تھی مگر اسے اپنی تمام تر الجھنوں کا واحد حل بھی یہی لگا تھا۔۔۔

#############

ولی راحیل خان اکازئی۔۔۔

اکازئی پختون۔۔۔ پاکستانی فیوڈلزم کی پیداوار۔۔۔

پاکستان میں جس سسٹم کو ختم کرنے پر ہم اب تک کوشاں ہے وہ یہی سسٹم ہے۔۔۔فیوڈلزم یعنی زمینداری اسی زمینداری کی وجہ سے ہمارے ملک میں زرعی اصلاحات کا نفاذ اب تک اس کے اصل معانی میں نہیں ہو سکا۔۔

ولی راحیل خان اکازئی اپنے خاندان کے نقش و قدم پر چلتے ہوئے پہلے زمینداری ہی کرتے رہے۔۔ اپنی کئی مربہ زمینوں سے دولت و ثروت کماتے رہے، مگر پھر انہیں صنعت کاری کی جانب رجحان ہوا اور وہ اپنے آبائی گاؤں مانسہرہ کو چھوڑ والد کے ساتھ کراچی میں آئے اور چمڑے کی صنعت کے ساتھ صنعت کاری کے میدان میں قدم رکھا۔۔

ولی راحیل خان کی قسمت ایسی تھی کہ وہ مٹی کو چھو لیتے تو سونا بن جاتی، صنعت کاری میں ان کے ساتھ یہی معاملہ پیش آیا وہ بہت جلد پاکستان کے ابھرتے ہوئے صنعتی شعبے کا ایک جانا پہچانا نام بن گئے۔۔۔مگر وہاں ان کی ترقی کا سلسلہ رکا نہیں، زمینداری اور صنعت کاری کے ساتھ ساتھ جس شعبے میں انہیں سب سے زیادہ چمک و وقار نظر آتا تھا، وہ تھا۔۔۔۔سیاست۔۔۔۔

بس پھر کیا، اپنی چمڑے کی صنعت کو ترقی دیتے ہوئے انہوں نے میدان سیاست میں قدم رکھ دیا اور کراچی سے، دارالحکومت اسلام آباد منتقل ہونے کے اگلے دس سالوں میں۔۔وہ پاکستانی سیاست میں اپنی کاسٹ یعنی پختون قوم کے ایک بہترین سیاسی لیڈر کے طور پر ابھرے۔۔۔

ولی خان اکازئی اپنی پیشہ ورانہ زندگی میں جتنے کامیاب واقع ہوئے انکی عائلی زندگی بھی اتنی ہی نیک بخت ثابت ہوئی۔۔اللہ نے انہیں تین بیٹوں سے نوازا۔۔۔

ولی خان اکازئی کی پہلی اولاد

اورنگزیب ولی خان اکازئی۔۔۔

جو نین نقش کے اعتبار سے اپنی والدہ پر گئے تھے اور غصے کے معاملے میں تو وہی پختونوں کا خاصا جو ولی کا بھی تھا مگر انکی طبیعت میں نرمی بھی تھی،جو ان کی پہلی اولاد میں مفقود رہی۔۔۔

اورنگزیب خان اکازئی شروع ہی سے تھوڑے اکھڑ مزاج تھے مزید کچھ ایسے واقعات ہوئے جنہوں نے ان کی سخت گیر طبیعت کو پختہ کردیا انہوں نے اپنے والد و خاندان کی پیروی کرتے ہوئے زمینداری اور سیاست کو چنا ولی خان نے اپنے بیٹے کے لیے اپنی عزیز بھتیجی تمکنت شاہ زین خان کو بطور شریکِ حیات پسند کیا۔۔۔

اورنگزیب اور تمکنت کی دو اولادیں۔۔

پہلا۔۔۔بیٹا،کامل اورنگزیب خان اکازئی۔۔۔

اپنے دادا کا فخر اور پورے خاندان کا چہیتا!پہلی اولاد جو تھا وہ تمام گھر والوں کے برعکس سب سے زیادہ سنجیدہ مزاج ہے اس کی کچھ عادتیں ولی خان سے ملتیں تو کچھ اورنگزیب سے۔۔۔

کامل اور نگزیب خان نے اپنے والد و خاندان میں سے کسی کے بھی پیشے کو نہ چنتے اپنا الگ پیشہ اختیار کیا بیوروکریسی کا شعبہ۔۔۔

اسے خود کو ایس-ایس-پی کامل خان اکازئی کہلوانا

بے حد پسند ہے۔۔۔

اس کی جاب اسکا عشق ہے۔۔۔

ان کی دوسری و نخریلی اولاد مہناز اور نگزیب خان اکازئی، کامل سے آٹھ سال چھوٹی اور باپ کی لاڈلی جس کی وجہ سے وہ خاصی مغرور طبیعت واقع ہوئی۔۔۔

مہناز اور نگزیب خان اپنے خاندان والوں کی ذہانت کے برعکس زرا کند ذہن نکلی مگر کسی سے ٹکر میں ایم-بی-بی ایس کی ڈگری میں داخلہ لینا اپنا مقصد بنالیا مگر فی الحال وہ اپنے ایف-ایس-سی کے پرچے کلئیر کرنے میں ہی مصروف ہے۔۔۔

ولی راحیل خان کی دوسری اولاد۔۔۔

حیات ولی خان اکازئی۔۔۔۔

جتنے اور نگزیب خان سخت مزاج تھے یہ اتنے ہی نرم مزاج کے مالک۔۔۔رحمدل، حساس طبیعت۔۔۔

Clubb of Quality Content

ولی خان کی اس اولاد کو اپنی خاندانی زمینداری سے کوئی خاص لگاؤ نہیں تھا پڑھنے لکھنے کی جانب زیادہ رجحان۔۔۔لہذا حیات خان نے وکالت کو اپنا پیشہ بنایا وہ انگلینڈ میں ہی پڑھائی کے سلسلے میں مقیم رہے اور پھر وہیں انہیں شازمین مرزا ملیں اور۔۔۔حیات اکازئی نے پہلی مرتبہ اپنے خاندان کی روایت کے خلاف جاتے شازمین سے شادی کی جوان کی ذات سے نہیں تھی وہ کشمیری تھی۔۔

اس شادی کے سب سے بڑے مخالف اور نگزیب تھے اور کیوں تھے،اسکا قصہ تم بعد میں سنو گے۔۔۔

حیات خان اور شازمین خان کو اپنی شادی کے کوئی پانچ سال بعد نمیرہ حیات خان کے روپ میں اکلوتی اولاد نصیب ہوئی نمیرہ حیات خان،ولی کے خاندان کی پہلی بیٹی تھی کامل کے بعد اگر کوئی ولی کو عزیز تھا تو وہ نمیرہ تھی۔۔۔

مگر نمیرہ اس پیار و محبت کو زیادہ عرصہ محسوس نہ کر سکی۔۔۔وجہ،حیات اور شازمین سال بھر کی نمیرہ کو لیکر لاس اینجلس شفٹ ہو گئے تھے۔۔۔

نمیرہ اپنی ماں اور باپ دونوں سے ملتی تھی البتہ اس

کی آنکھیں خاندانی سنہری تھیں،اس نے اپنے والدین

کے وکالت کے پیشے کو اہمیت نہ دیتے ایم-بی-بی-ایس میں داخلہ لیا اور اپنی پڑھائی کے دو سال مکمل کر چکی تھی۔۔۔اب تمہیں پتہ چلا،کہ مہناز نے کس کی ٹکر میں ڈاکٹری اختیار کرنی چاہی۔۔۔

مہناز، نمیرہ کو شروع ہی سے اپنا حریف سمجھتی تھی یونو کزنز۔۔۔پھر وہ بھی فرسٹ کزنز۔۔۔ان کا بانڈ کبھی بھی اچھا نہیں رہا اور رہتا بھی کیسے انکا سامنا بمشکل دو مرتبہ ہی ہوا تھا۔۔۔۔

ولی راحیل خان کی سب سے چھوٹی اولاد

روحیل ولی خان اکازئی۔۔۔

دونوں بڑے بھائیوں کے برعکس ان کی طبیعت میں زیادتی نہیں تھی نہ وہ اورنگزیب کی طرح سخت مزاج تھے اور نہ حیات کی طرح لے حد نرم مزاج وہ معتدل مزاج کے مالک تھے انہوں نے اپنے خاندان کی روایات کو بھی نبھایا، پڑھائی بھی کی اور اپنے والد کے کاروبار کو آگے بھی لیکر گئے۔۔

شہزادی بیگم، ولی راحیل خان کی بیوی نے تیسرے بیٹے کی شادی اپنی بھانجی سے کروائی ارجمند روحیل خان، وہ اپنے شوہر کی ہی طرح ایک معتدل مزاج کی مالکہ تھیں۔۔روحیل خان اپنی والدہ کو تینوں بیٹوں میں سب سے عزیز تھے !

مگر روحیل کو قدرت نے بتیس سال سے زیادہ عمر نصیب نہ کی وہ بتیس سالہ جوان مرد اپنی پچیس سالہ بیوی اور چار سالہ شہرام کو ایک پلین کریش میں چھوڑ گیا۔۔

یہ صدمہ شہزادی بیگم کے لیے ناقابل برداشت تھا وہ اپنے اس بیٹے کے بعد سال بھر بھی زندہ نہ رہ سکیں۔۔۔

ولی نے جوان بیوہ بہو کو گھر بٹھانا گناہ سمجھا، لہذا اپنے خاندان میں ہی ایک مناسب جوڑ دیکھ کر ارجمند روحیل کا دوسرا نکاح کروادیا اور شہرام کو اپنے ساتھ رکھا کہ وہ انہیں بہت عزیز تھا۔۔۔

پانچ سال قبل۔۔۔ولی خان اکازئی کا بھی انتقال ہو گیا وہ ایک عرصہ دل کے عارضے میں مبتلا رہے لیکن ان کی موت کی وجہ ان کے گھر والے خاص کر تمکنت اور ناز۔۔۔شازمین اور نمیرہ کو سمجھتی تھیں اور "کیوں؟" وہ بھی تم جان ہی جاؤ گے۔۔۔

ابھی کے لیے زرا ہم اس عالیشان قصر پر اترتی سنہری صبح کو دیکھتے ہیں۔۔۔۔

نمیرہ کی آنکھ الارم سے کھلی، جو پچھلے آدھے گھنٹے سے وہ اسنوز کرتی جا رہی تھی جب کوئی پانچویں مرتبہ الارم بجا تو وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔۔۔

اس نے فجر کا ٹائم فکس کیا تھا مگر۔۔۔

سنہری خوابیدہ آنکھوں نے پردے کی درز پر نظریں جمائیں اور۔۔۔گئی فجر!

"اف نمیرہ۔۔۔تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔"

اس نے بے اختیار اپنا گھومتا سر دونوں ہاتھوں میں گرا دیا وہ کئی دنوں سے فجر وقت پر ادا کرنے کی کوششیں کر رہی تھی مگر کچھ دن معاملہ ٹھیک رہتا پھر اس کی یہ نیند سب برباد کر دیتی۔۔۔

"اٹھو۔۔۔اب پڑھو قضا"!

خود کو جھڑکتی سلیپرز میں پیر اڑسے باتھ روم میں داخل ہو گئی۔۔۔

##############

“Majestic....”

نمیرہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنی بالکونی میں نکل آئی اور جو منظر نظر آیا۔۔۔اس پر وہ دم بخود ہو گئی

وہ قصر، پہاڑیوں کو کاٹ کر بنایا گیا تھا ایسے کے سڑک کے ایک طرف سارے گھر تھے اور دوسری طرف اونچے نیچے درخت، جھاڑیاں گویا کوئی چھوٹا سا جنگل۔۔۔

ان درختوں کے عقب میں طلوع ہوتے سورج کو دیکھنا نمیرہ کی سانس ساکن کر گیا۔۔۔

وہ اس سنہری روشنی کو درختوں کی اوٹ سے چھن کر جھاڑیوں پر گرتی دیکھ محو ہو گئی۔۔۔اگلی نظر اپنے گھر کے سبزہ زار پر پڑی وہاں بھی سنہری دھوپ گویا سبزے کو حیات دوام بخش رہی تھی۔۔۔وہ سنگی براق اپنے پر پھیلائے اس منظر پر خوش نظر آتا تھا۔۔۔

لبوں پر تسکین بھری مسکراہٹ ٹھہر گئی۔۔۔

“Hmm... Lets go for a walk!”

زیر لب بڑبڑایا۔۔۔

بالکونی سے کمرے میں آئی، سائیڈ ٹیبل پر پڑا موبائل اٹھایا۔۔۔ٹراؤزر کی جیب میں رکھا،

اس نے بلیک ٹراؤزر پر بلیو اوور سائیز ہوڈی پہن رکھی تھی جو اس کے گھٹنوں تک پہنچنے میں کامیاب تھی۔۔

ہوڈ سر پر گرائے وہ ائیر پوڈز کان میں ٹکاتی سلیپر زمیں ہی باہر نکل آئی۔۔۔

اب وہ سیڑھیاں اترتی موبائل میں کچھ سننے کے لیے سرچ کر رہی تھی۔۔۔بلآخر ایک چیز سمجھ آگئی، پلے کا بٹن دباتی تیزی سے سیڑھیاں اترنے ہی لگی تھی جب کسی سے زوردار ٹکر ہوئی۔۔۔

"آر یو بلائنڈ اور واٹ"!

موبائل ہاتھ سے چھوٹتے چھوٹتے بچا تو درشتی سے کہتے سر اٹھایا۔۔۔

"اوہ! یو مسٹ بی بلائنڈ۔۔۔۔"

مقابل نے بھی سر اٹھایا اور اس پر نظر پڑتے ہی الفاظ منہ میں رہ گئے۔۔۔

سنہری آنکھوں میں استعجاب ابھرا، وہ ناجانے کتنے عرصے بعد مل رہے تھے۔۔۔

مقابل کو تو نمیرہ کا چہرہ بھی ٹھیک سے یاد نہیں تھا، مگر نمیرہ اپنے سامنے کھڑے اس اٹھارہ، انیس سالہ قریب قریب چھ فٹ لمبے لڑکے کو پہچان گئی۔۔۔البتہ وہ اسے کافی بڑا لگا۔۔ چہرے پر نو ملو دسی داڑھی بھی تھی۔۔۔بنا بنایا روحیل خان۔۔۔

"تمہیں دیکھ کر چلنا چاہیئے تھا اوپر تم آرہے تھے"!

نمیرہ نے سنجیدگی سے مخاطب کیا کیونکہ وہ اسے یک ٹک دیکھ رہا تھا

"یو آر رائٹ۔۔۔مجھے۔۔۔دیکھنا۔۔چاہئیے۔۔۔تھا۔۔"

شہرام نے کچھ خفت سے جملہ مکمل کیا

"گڈ۔۔۔آئندہ دھیان رکھنا "!

اثبات میں سر ہلاری جانے لگی جب وہ بولا،

"تم نمیرہ ہونا "!

راستہ نہیں چھوڑا

"یس۔۔۔۔شہرام خان "!

اس نے گرے ٹریک سوٹ میں ملبوس لڑکے کو گھورا۔۔۔

"تم نے مجھے پہچان لیا؟ "

خوشگوار حیرت۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔کافی بڑے ہو گئے ہو تم "!

اس کے چہرے پر پھیلتے تبسم کو دیکھ خود بھی نرم پڑی

"اور تم کافی خوبصورت۔۔۔ "

ترکی بہ ترکی جواب آیا۔۔۔اسنے آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھا، بولی کچھ نہیں

"ویلکم بیک ہوم !اٹس ریئلی پلیز ٹو میٹ یو "!

استقبالیہ مسکراہٹ۔۔۔

وہ اس کے دوستانہ انداز پر بے ساختہ مسکرادی،

کسی نے تو اسے دل سے ویلکم کیا!

"تھینکس۔۔۔ "

"سوری۔۔۔میں کل رات ملاقات نہ کر سکا آغا جان کے ساتھ گیا ہوا تھا پھر واپس آیا تو کچھ اور مصروفیت نکل آئی"!

وہ اس سے کل نہ ملنے پر واقعی شرمندہ لگا۔۔

"اٹس اوکے۔۔۔آئی ڈونٹ مائنڈ "!

خفت سے نکالنے کی کوشش۔۔۔

"ویل۔۔۔میں وہ بندہ ہوں بھی نہیں جسے مائنڈ کیا جائے "!

اسے راستہ دیتے مسکرایا۔۔۔

"لیٹس سی دین "!

انداز بے نیازی سے بولی پھر آخری سیڑھیاں اترتی لان کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔

###############

✨ناول:"تاثر 💛🖤 "

✨از قلم:"منیبہ متین 📝📝 "

✨قسط:05✨

"اٹس بین لانگ ٹائم "!

کچھ دیر خاموشی سے چلنے کے بعد شہرام بولا

"یاہ۔۔اٹ از "!

"لاسٹ ٹائم میں تم سے شاید کوئی دس سال پہلے ملا تھا"!

پرسوچ نظریں سامنے مرکوز تھیں۔۔

"ہو سکتا ہے۔۔۔کیونکہ مجھے تو وہ نو—دس سال کا شہری ہی یاد ہے"!

نمیرہ نے رخ موڑتے اسے دیکھا وہ واقعی بڑا ہو گیا تھا

"تمھیں میرا نک نیم یاد ہے؟ "

سنہری آنکھوں میں ایک بار پھر خوشگوار حیرت بھری

"آف کورس!میری یاداشت اچھی ہے شہری "!

Clubb of Quality Content

جتاتا انداز۔۔۔

"اب مجھے اس نک نیم سے کوئی نہیں بلاتا اب میں شہرام خان اکازئی ہوں، مس نمیرہ خان اکازئی "!

سینے پر ہاتھ باندھے بولا تو آواز۔۔۔ بارعب!

"اوکے۔۔۔ مسٹر شہرام خان "!

اس نے سمجھتے سر ہلایا آخر کو وہ تھا تو ایک اکازئی ہی!

"اور کیسا لگ رہا ہے پاکستان آکر؟ "

وہ چلتے ہوئے اب لان کے عقبی حصے میں جا رہے تھے

اس سوال پر نمیرہ خاموش رہی، کیا جواب دیتی!

"کیا ہوا۔۔ کیا میرا سوال اتنا مشکل ہے؟ "

کچھ دیر جواب کا منتظر رہنے کے بعد پوچھا۔۔

"ہاں۔۔۔ یہ ایک مشکل سوال ہے، ابھی مجھے کچھ بھی نہیں لگ رہا۔۔۔ "

نمیرہ کی پر سوچ آواز شہرام کے کانوں سے ٹکرائی

"ویل۔۔۔ یہ مشکل کچھ دنوں میں آسان ہو جائے گی میری کمپنی میں رہو گی تو پاکستان اچھا لگنے لگے گا "!

کھل کر مسکرایا۔۔

"دیکھتے ہیں۔۔۔ "

نمیرہ نے اس لڑکے کو دیکھا جو جیبوں میں ہاتھ ڈالے اپنے جوتوں کو دیکھتا چل رہا تھا۔۔

ٹھنڈی ہوا لان میں لگے درختوں کو سرشار کر رہی تھی صبح کی سیر، آپ کی طبیعت پر واقعی ایک خوشگوار اثر ڈالتی ہے !

"آئی۔ایم۔سوری نمیرہ۔۔۔ "

ایک بار پھر خاموشی کا وقفہ آیا، جسے پھر شہرام نے ہی توڑا۔۔۔

نمیرہ جواباً خاموش رہی، جانتی تھی وہ کس لیے افسوس کر رہا ہے !

"میں۔۔۔تایا جان کے وقت وہاں آنا چاہتا تھا مگر۔۔۔"

پشیمان لہجہ۔۔۔

"اٹس اوکے شہرام "!

بات کاٹ دی وہ پچھلے سال کے واقعات کو یاد نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

"نہیں ! مجھے ہونا چاہیئے تھا تایا جان کے ساتھ۔۔لالہ بھی تو تھے، وہ میرے والد کی جگہ تھے۔۔۔ "

شہرام کے چہرے پر واضح افسوس در آیا

"جانتی ہوں۔۔ڈیڈ بھی تم میں چاچو کو دیکھتے تھے۔۔۔اور سچ کہوں تو تم واقعی بلکل چاچو کی طرح لگ رہے ہو "!

Clubb of Quality Content

نمیرہ رک گئی، پورا رخ اس لڑکے کی طرف کیا

"تو کیا میں بھی تمہیں بابا کی طرح چارمنگ لگا؟"

سنہری آنکھوں میں شوخی سی بھر گئی وہ حیات کا ذکر دانستہ ترک کر گیا۔۔

"نہیں چاچو زیادہ اسمارٹ تھے۔۔۔ "

چہک کر بولی

"ویل۔۔۔اسمارٹنس میں، میں بھی کم نہیں ہوں۔۔میری کمپنی میں رہو گی تو پتہ چل جائے گا "!

فخریہ کالر جھاڑا تو نمیرہ کھل کر ہنس دی۔۔وہ ایک سیلف آبسیسڈ ٹین ایجر کی طرح ہی بات کر رہا تھا!

"شہرام "!

ایک کرخت آواز شہرام کے عقب میں گونجی، نمیرہ کی ہنسی غائب ہوئی اس نے شہرام کے کندھے کے پیچھے سے جھانکا تو کامل اس جاگنگ ٹریک پر کھڑا تھا جو لان کے عقبی حصے پر بنا ہوا تھا۔۔

"جی لالہ "!

شہرام ایڑیوں پر گھوم گیا

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ "

بلیک ٹریک سوٹ میں ملبوس بکھرے بال ماتھے پر گرائے چہرے پر زمانے بھر کی سنجیدگی لیے ان تک آیا۔۔

"لالہ بس نمیرہ سے ہیلو ہائے کر رہا تھا کل رات ملاقات۔۔۔ "

"تمہیں کالج نہیں جانا جو یہاں ہیلو ہائے کر رہے ہو؟ "

اس کے کندھے کے پیچھے سے نظر آتی نمیرہ پر ایک گہری نظر ڈالی۔۔انداز بلا کا سنجیدہ!

"جانا ہے لالہ۔۔۔ابھی وقت ہے "!

شہرام کی آواز میں پہلی والی شوخی معدوم ہوئی

"جاؤ جا کر تیار ہو اور ناشتے کی ٹیبل پر نظر آؤ مجھے! کل ڈنر پر بھی تم نہیں تھے "!

ٹھہرے ہوئے مگر گھمبیر لہجے میں حکم صادر کیا

"جی لالہ۔۔۔بس وہ کچھ مصروف تھا "!

)آج کا بے عزتی سیشن شروع ہوا چاہتا ہے۔۔۔(

چہرے پر معصومیت طاری کر لی وہ بھی مہناز کی طرح لالہ کے رعب میں تھا!

"اپنی مصروفیت مختصر رکھو۔۔۔۔فضول چیزوں میں وقت برباد کرنے کی ضرورت نہیں "!

ایک بار پھر اس کے کندھے کے پیچھے نظر آتی نمیرہ کو دیکھا، جو پورے معاملے سے خود کو انجان ظاہر کرتی سامنے لگے درختوں کو دیکھ رہی تھی۔۔

"بہتر۔۔۔لالہ۔۔۔ "

)صبح، صبح بھی کر یلے چبا کر رکھتے ہیں ہونہہ!(

دل میں کڑھ کر رہ گیا اور مزید اپنی شان میں کامل سے قصیدے پڑھوانے کے بجائے چپ چاپ آگے بڑھا۔۔۔

"آغا جان کو ڈائننگ ٹیبل پر سارے گھر والے نظر نہ آئیں تو وہ مائنڈ کر جاتے ہیں۔۔۔ سو، ہوپ یو ڈونٹ مائنڈ ٹو کم ان"!

ایک سرسری نظر اس پر ڈالی انداز بھی سرسری ہی تھا

"اوہ گریٹ۔۔۔ تو تم مجھے گھر والوں میں شامل کر چکے ہو، کافی جلدی سمجھ گئے کزن "!

وہ اس کی بات کا جواب کبھی نہ دیتی مگر خود کو گھر کا فرد کہلوائے جانے پر چپ نہ رہ سکی البتہ رخ اب بھی درختوں کی طرف تھا۔۔

"آغا جان تمہیں گھر کا فرد سمجھ رہے ہیں، رہنے دو انہیں اس غلط فہمی میں ویسے بھی کچھ ہی دنوں کی بات ہے۔۔۔ پھر تو تم یہاں سے چلی ہی جاؤ گی کزن "!

درختوں پر جمی آنکھوں میں ایک جتاتا تاثر ابھرا نمیرہ اس جملے پر پوری جان سے جلی۔۔

آخر وہ ہوتا کون ہے بار بار یہ بات کرنے والا!

"تم۔۔۔ ہوتے کون۔۔۔۔۔"

نمیرہ ابھی کہنے ہی لگی تھی جب، وہ اسکی بات سنی ان سنی کرتا جاگنگ ٹریک کی جانب بڑھ گیا۔۔

اور وہ اپنے ادھ کھلے ہونٹ لیے کھڑی رہ گئی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس کی بات کی یہاں کوئی قدر نہیں تھی،اسے کوئی سننے کے حق میں نہیں تھا۔۔وہ واقعی یہاں صرف ایک سیکنڈری حیثیت رکھتی تھی!

############

"اسلام و علیکم اماں "!

ناشتے کے وقت ڈائننگ ہال میں داخل ہونے والا پہلا شخص آج وہ تھا جو کل رات ڈنر سے غائب تھا، یقیناً یہ مداوا تھا کل رات کی خطا کا!

"و علیکم اسلام۔۔۔کہاں تھے تم کل؟ "

تمکنت کی سبز آنکھوں میں اسے دیکھتے ہی سکون سا بھر گیا وہ کل سے انہیں نظر جو نہیں آیا تھا

"اماں میں۔۔۔بس۔۔۔ تھوڑی دیر ہو گئی تھی "!

وہ خفت سے سر کھجاتا ان تک آیا جو ملازموں کو ہدایت جاری کرتی سربراہی کرسی کے پاس کھڑی تھیں،

ان کے مقابل کھڑے ہوتے ماتھے کو عقیدت سے چوم گیا

یہ عورت اس کے لیے سگی ماں کے برابر تھی،ارجمند کی شادی کے بعد تمکنت نے شہرام کو اپنی سگی اولاد سے بھی بڑھ کر رکھا،وہ شہرام کی تائی ہونے کے ساتھ ساتھ رضاعی ماں بھی تھی!

"تھوڑی دیر! کل تم رات دس بجے تک بھی گھر نہیں لوٹے تھے کون سی مصروفیات ہیں تمہاری جو ختم ہی نہیں ہوتی"!

اس کے لمس پر نرم پڑنے کے بجائے آنکھوں میں سختی برقرار رکھی

"اماں۔۔۔ تھا نا تھوڑا مصروف اور ویسے بھی وہ جو کریلے خان ہیں نا آپ کے، انہوں نے پہلے ہی کلاس لے لی ہے میری تو آپ زرا ہلکا ہاتھ رکھیں"!

شوخی سے کندھوں پر ہاتھ رکھا۔۔ منانے کی کوشش!

"کریلے خان۔۔۔۔ اچھا! بتاؤں لالہ کو ابھی میں جعلی اکازئی۔۔۔ "

تمکنت کے کچھ کہنے سے پہلے ہی مہناز کی آواز گونجی وہ اپنے لالہ کے خلاف کچھ نہیں سن سکتی تھی

"آ گئی لالہ کی چمچی۔۔۔۔ "

وہ ایک گہری سانس بھر کر رہ گیا

"شہرام۔۔۔ چلو ناشتہ کرو کل رات بھی کچھ کھایا تھا تم نے یا مٹر گشتی میں کھانا بھی بھول گیا"!

خود سے الگ کرتے تمکنت ساتھ رکھی کرسی کھینچ کر اسے بٹھا چکی تھیں

"کھایا ہی ہو گا لیونی خان سے بھوک برداشت کب ہوتی ہے"!

مہناز نے جھک کر لقمہ دیا وہ اپنے سے سال، ڈیڑھ سال چھوٹے بھائی کو تنگ کرنے کا موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتی تھی۔۔

"اماں دیکھ لیں یہ میرے کھانے کو نظر لگاتی ہے "!

شہرام نے کروسونٹ پلیٹ میں رکھتے تمکنت کو بھڑکایا جو حسب توقع بھڑک گئیں

"کتنی بار کہا ہے یوں کھانے پر مت ٹوکا کرو۔۔۔ویسے ہی کیا خوراک ہے اس کی۔۔۔ناز تم سدھر جاؤ "!

فروٹ باؤل سے سیب اچکتی مہناز کو جلالی سبز آنکھوں نے گھورا۔۔۔

"اماں۔۔۔رہنے دیں یہ موٹی کھال ہے اسے اثر نہیں ہوتا "!

ان کی گھوری ہوا میں اڑائی اور شہرام کی ساتھ والی کرسی پر دھپ سے بیٹھ گئی۔۔اب وہاں بیٹھ کر اسے تنگ کرنا تھا نا۔۔۔

"ہاں بھئی لیونی خان کل کتنی زمینوں میں ہل چلائے تم نے"!

شہرام کی پلیٹ میں تمکنت نے جو اپنے ہاتھوں سے ٹوس پر اسکا پسندیدہ پینٹ بٹر لگا کر رکھا تھا وہ اچکتی ناز اپنا آدھا کترا سیب اس کی پلیٹ میں رکھ چکی تھی۔۔

"اماں دیکھیں اسے۔۔۔ "

شہرام نے تڑپ کر اپنے ٹوس کو دیکھا

"مہناز۔۔۔۔تم دوسرا لے لو بھئی۔۔۔وہ اسے پسند ہے "!

تمکنت اس حرکت پر سر پکڑ کر رہ گئیں

"اماں وہ دوسرا ریحانہ (ملازمہ) کے ہاتھ کا لگا ہوتا نا۔۔۔آپ کے ہاتھوں کا جادو بھلا اس میں ہوتا؟ "

معصومیت سے پلکیں جھپکائی گئیں

"اماں میں نے کل رات بھی کچھ نہیں کھایا تھا "!

شہرام نے منہ بسورے مسکینی شکل بنائی، تمکنت کا تو کلیجہ منہ کو آگیا

"میں ابھی تمہیں دوسرے ٹوس پر لگا دیتی ہوں۔۔۔اور تم اٹھو، یہاں میرے پاس آکر بیٹھو چھوڑو

اسے دے دو اپنی پلیٹ۔۔۔ "

تمکنت نے کہتے ساتھ ہی ٹوس پر بٹر لگاتے اپنی برابر کرسی کی جانب اشارہ کیا

"اماں۔۔۔سچ سچ بتانا! لیونی خان آپ کا اور میں روحیل چاچو کی اولاد ہوں نا۔۔۔ "

مہناز نے ماں کو محبت لٹاتی نظروں سے شہرام کو دیکھتا پا کر بے انتہا سنجیدگی سے پوچھا۔۔

"نہیں! ناں تم اماں کی بیٹی ہو، ناں میرے بابا کی تمہیں تو آغا جان نے مانسہرہ کی گلیوں سے اٹھایا

تھا"!

سنہری آنکھوں میں بلا کی شوخی در آئی تمکنت بمشکل اپنی مسکراہٹ چھپا گئیں جبکہ مہناز کے تو مانو تن

بدن میں آگ لگ گئی

"لیونی خان تم۔۔۔ "

"شہرام، تمیز سے بات کرو بہن سے "!

اس کے کچھ کہنے سے پہلے ہی کامل یونیفارم میں تیار سا اپنے موبائل میں جھانکتا داخل ہوا، وہی سنجیدگی بھری ٹوک

"آگئے کریلے خان "!

شہرام نے ساتھ بیٹھی تمکنت کے کان میں سرگوشی کی جس پر وہ اسے مصنوعی گھوری دے کر رہ گئیں

"مورے بڑا ہونے دیں اسے۔۔۔ کب تک اپنے ہاتھوں سے کھلائیں گی! انیس سال کا جوان لڑکا ہے۔۔۔ "

تمکنت کی کرسی تک آتے وہ حسب معمول ماں کے سر پر سجی شال چوم گیا۔۔

"میرے لیے بچہ ہی ہے۔۔۔ تم ہو گئے نا بڑے کافی ہے"!

کندھا تھپکا۔۔

"اگر یہ بچہ ہے تو خورے بھی بچی ہے بلکہ اس سے چھوٹی ہی لگتی ہے "!

کامل نے قدم بہن کی کرسی تک بڑھائے، مہناز نے سبز آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔ کل رات کی خفگی اب تک برقرار تھی یا نہیں وہ کامل کے چہرے سے اندازہ لگانا چاہتی تھی۔۔۔

"ڈونٹ وری، خورے تمہیں میں ٹوس پر بٹر لگا دیتا ہوں "!

سبز آنکھوں میں چھلکتے نا محسوس سے خوف کو دیکھ وہ مان سے کہتا اس کے بال چوم گیا۔۔۔

وہ خفا نہیں ہے یہ اسکا اشارہ تھا،

مہناز کے چہرے پر دنیا جہاں کی چمک آ گئی اسکا لالہ اس سے ناراض نہیں تھا۔۔

"خالالہ۔۔۔"(ٹھیک ہے لالہ!")

چہک کر اس کے لیے کرسی پیچھے کرنے لگی

"ایک ہزاروں میں میری بہنا ہے! اس ڈرامے کی شوٹنگ ہمارے گھر میں ہونی چاہئیے ناماں۔۔۔ "

بھائی بہن کی اتنی محبت دیکھ شہرام کی زبان پر کھجلی ہوئی

"ایک جعلی اکازئی! اس ڈرامے کی شوٹنگ کے لیے تو تمہیں کال بھی آ گئی ہو گی پھر۔۔۔۔ "

کامل نے بھرپور سنجیدگی سے نہایت شوخ بات کہی، وہ ان دونوں کی نوک جھوک میں بہت کم بولتا تھا مگر جب بولتا تو اکثر ناز کا ساتھ دیتا۔۔ وہ شہرام سے زیادہ حساس نا!

ناز کا قہقہہ بلند ہو گیا

"ہاہاہا۔۔۔ہنسی نہیں آئی "!

شہرام نے تپے ہوئے انداز میں بھونیں اچکائیں

"مزاق سمجھ آنے کے لیے بھی حس مزاح کی ضرورت ہوتی ہے جو تم میں نہیں ہے لیونی۔۔۔ "

ناز شوخی سے ٹوس کا ٹکڑا امنہ میں رکھنے لگی جو کامل نے ابھی اس کی پلیٹ میں رکھا تھا

Clubb of Quality Content

ان سب کے چہروں پر اطمینان سا تھا وہ ایک مکمل اور خوش گھرانہ معلوم ہوتے تھے، نمیرہ نے ان سب کو خوش گپیوں میں مصروف دیکھ اپنے قدم دروازے پر ہی روک لیے۔۔۔ وہ اس کمپلیٹ اور ہیپی فیملی میں ایک بہت بڑا مس فٹ تھی!

"تم یہاں کیوں کھڑی ہو؟ "

اورنگزیب کی بارعب آواز پر نمیرہ اچھل ہی گئی

اندر موجود تمام افراد کی توجہ بھی ٹیبل سے دروازے کی جانب ہوئی سب سے پہلے ناز نے بیزارگی سے رخ پھیرا

(صبح صبح شکل دیکھ لی سارا دن برباد!)

کامل نے ایک سرسری نگاہ اٹھائی پھر واپس اپنی پلیٹ کی جانب متوجہ ہوا تمکنت،اورنگزیب کے لیے پلیٹ سیٹ کروانے لگیں۔۔

"یہاں کیوں کھڑی ہو؟ "

انہوں نے بغور دیکھا۔۔

"کچھ۔۔ نہیں۔۔۔بس۔۔۔میں جانے ہی لگی تھی"!

خفت چھپائے ٹیبل کی جانب بڑھی۔۔

"اسلام وعلیکم"!

Clubb of Quality Content

کامل، ناز اور شہری نے اورنگزیب کو دیکھتے نرمی سے سلام کیا

"وعلیکم اسلام "!

ایک نرم نظر اپنی اولاد پر ڈالتے وہ سربراہی کرسی کی جانب بڑھ گئے۔۔۔

ناشتے کا وقت ہوتا تھا جب وہ لوگ اکھٹا کھانا شروع نہیں کرتے تھے سب اپنی مصروفیت کے حوالے سے جلدی جلدی ناشتے سے فارغ ہو جاتے، البتہ کچھ دیر ٹیبل پر سب گھر والوں کا موجود ہونا اور نگزیب کا اصول تھا۔۔

"اسلام وعلیکم آغا جان "!

نمیرہ نے ان سب کی پیروی میں سلام کیا

"وعلیکم اسلام "!

نرم انداز۔۔

"نمیرہ آؤ نا۔۔۔بیٹھو "!

شہرام نے اسے بدستور کھڑا دیکھ اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا صرف وہی تھا جو اس کی موجودگی پر ڈسٹرب نہیں ہوا۔۔۔

نمیرہ اس کی طرف ہی چلی گئی ناز کے بلکل مقابل اسے دوبدو دیکھ ناز نے بیزارگی سے سر جھٹکا۔۔

"نمیرہ کچھ لو بھئی ناشتہ نہیں کرنا کیا؟ "

شہرام نے بریڈ پاس کی

"لیونی خان! تم اپنے ناشتے پر دھیان دو۔۔۔ "

ناز نے اچٹتی نظر نمیرہ پر ڈالی جو شہرام کے ہاتھ سے بریڈ لیتے اپنی پلیٹ میں رکھ رہی تھی

"تم پھر بولیں۔۔۔ تم سے چپ نہیں رہا جاتا "!

سنہری آنکھیں سکیڑ کر ناز پر جمیں

"تم۔۔۔لیونی خان۔۔۔ "

"میں نہیں تم ناز بی بی اپنا منہ بند رکھو"!

مصنوعی گھوری

"ناشتے کے وقت اپنا یہ ہنگامہ نہ لگایا کرو۔۔۔ کتنی مرتبہ تمہیں کہا ہے شہرام "!

اورنگزیب کی سنجیدہ آواز ابھری جس پر وہ یکدم خاموش ہوا۔۔۔

اس پورے گھر میں اس کی قینچی کی طرح چلتی زبان کو اگر کسی کے سامنے بریک لگتی تھی تو وہ

اورنگزیب تھے، بس چپ چاپ اپنی پلیٹ میں رکھے سیب کے ٹکڑوں پر کانٹا گھمانے لگا۔۔

"اور یہ تم کل کہاں تھے؟ "

جوس کا گلاس لبوں سے لگایا، مشکوک انداز۔۔

"دوستوں کے ساتھ گیا تھا وہ۔۔۔ "

تمکنت نے ہمیشہ کی طرح شہرام کی طرف سے صفائی دینی چاہی

"شہرام خان اکازئی میں تم سے پوچھ رہا ہوں "!

انہوں نے جیسے تمکنت کو سنا ہی نہیں۔۔۔اب کی بار آواز سخت تھی،

نمیرہ نے ایک زرا کی زرا نظر اٹھا کر اورنگزیب کو دیکھا چہرہ بھی سخت! یہی چہرہ اور یہی تاثرات اس نے اورنگزیب کے ہمیشہ دیکھے تھے، کل جو اورنگزیب اس سے ملے تھے وہ مختلف تھے!

"آغا۔۔۔جان۔۔۔میں۔۔۔دوستوں۔۔۔کے۔۔۔ساتھ۔۔تھا "

کافی دھیمی آواز۔۔۔

سنہری آنکھوں نے اپنے ساتھ بیٹھے شہرام کو دیکھا جو نظریں پلیٹ پر گاڑے بیٹھا تھا اگلی نظر بائیں ہاتھ پر گئی جو گود میں دھرا تھا، وہ اپنی شہادت کی انگلی اور انگوٹھے کو اضطرابی حالت میں ایک دوسرے سے مس کر رہا تھا۔۔۔یہ شہرام بھی مختلف تھا

"دوستوں کے ساتھ! ڈنر کا ٹائم پتہ نہیں تھا تمہیں "!

آواز بلند نہیں بس سخت تھی!

ڈائننگ ہال میں مکمل خاموشی چھا گئی مہناز نے ترحم سے شہرام کو دیکھا۔۔اسکا چھوٹا بھائی بس آغا جان کے سامنے ہی یوں چپ ہو جایا کرتا تھا۔۔۔

"پتہ تھا یا نہیں "!

اب کی بار الفاظ پر زور ڈالا۔۔۔

"خان۔۔۔اس کے دوست لے گئے تھے اسے جانے بھی۔۔۔ "

"میں اپنے بھتیجے سے بات کر رہا ہوں "!

تمکنت نے مداخلت کرنی چاہی مگر درشتی سے روکا

"آغا جان۔۔۔بچہ ہے وہ"!

کامل نے پہلی بار اپنی نگاہیں پلیٹ سے اٹھائیں

"اس کی عمر کے بچے،اپنے ہاتھ پاؤں چلانا سیکھ چکے ہیں مگر یہ اب تک بچہ ہی ہے "!

وہ شہرام کی بچکانہ حرکات پر سخت کبیدہ خاطر نظر آئے

"آئی ایم سوری آغا جان "!

آواز پہلے سے زیادہ ہلکی ہو گئی نمیرہ بس اسے دیکھے گئی،وہ اس وقت صبح والا پر اعتماد لڑکا بالکل نہیں تھا۔۔

" آئندہ خیال رہے ! تم مجھے ڈنر پر گھر میں نظر آؤ اور جو کل تم زمینوں پر میرے ساتھ گئے تھے اسکا کچھ کام کہا تھا میں نے تمہیں دیکھا بھی ہے کچھ یا نہیں "!

ٹون میں ذرا سی لچک آئی

"دیکھ۔۔۔رہا۔۔۔ہوں۔۔۔ "

اسکے کان سرخ پڑنے لگے وہ اور نگزیب کا یہ رویہ اکثر برداشت کرتا تھا مگر آج نمیرہ کے سامنے بے حد شرمندگی محسوس ہونے لگی، وہ گھر میں نئی تھی کم از کم اس کے سامنے اسے یہ سب اپنی توہین ہی لگا۔۔

"صرف دیکھنا نہیں، کرنا بھی ہے۔۔۔ "

تنبیہ۔۔۔

"آغا جان وہ کہہ رہا ہے تو کر دے گا۔۔۔ کر دو گے نا شہرام خان "!

کامل نے اورنگزیب کی طرف دیکھتے شہرام کو پکارا

"جی لالہ۔۔۔ "

جھکی گردن اٹھی مگر اس نے کامل کو دیکھا اورنگزیب کو نہیں!

"گڈ۔۔۔"

کامل کی سنہری آنکھیں اب باپ سے ہٹ کر اس پر ٹھہریں ان میں کچھ تھا کہ، شہرام کے سرخ پڑتے کانوں کی سرخی کچھ کم ہوئی

"کامل۔۔۔ تمہیں اپنی پولیس کی نوکری سے فرصت مل جائے تو ایک نظر بزنس میں بھی جھانک کر دیکھ لو! کیا نفع نقصان چل رہا ہے "!

اورنگزیب کی توپوں کا رخ اب بڑے بیٹے کی طرف ہوا وہ ناشتے پر ہی سب سے زیادہ بات کرتے یا کہیں سب سے زیادہ ڈانٹتے تھے۔۔

"جھانک لوں گا اور کوئی حکم "!

انداز بے پرواہ بلکل نہیں تھا مگر نمیرہ کو لگا جیسے وہ انہیں فارغ کر رہا ہے۔۔ سنہری آنکھیں بے ساختہ کامل پر اٹھیں، جو کانٹے میں ٹوس کا ٹکڑا پھنسائے منہ میں رکھ رہا تھا

"ہاں۔۔۔ زمینوں پر جانا ہے۔۔۔ اگلے ہفتے "!

اورنگزیب نے چھری سے پلیٹ میں رکھے آملیٹ کے ٹکڑے کیے وہ یاد کرتے ہوئے اسے بتانے لگے۔۔

"ڈن! اور کوئی حکم "!

سمجھتے سر ہلایا

"تم نے شہاب سے بات کی کیمپئین کے حوالے سے؟ "

نوالہ بند لبوں سے چبانے کے بعد پوچھا

"کی تھی ہو جائے گا کام۔۔۔ دو دن کہہ رہا تھا مگر میرے "سمجھانے" پر کل شام تک کا وقت کہا ہے "!

"سمجھانے" لفظ پر زور دیا توجہ اب بھی ٹوس اور آملیٹ پر ہی تھی

"قاسم کا کیا ارادہ ہے! اس نے استعفی دینے کا شوشا کیوں چھوڑا؟ "

اورنگزیب کے ہاتھ زری دیر کے لیے رکے ساتھ ایک نظر اس پر ڈالی۔۔۔

"میڈیا کی نظر میں آنا چاہتا ہے کسی پالیٹیشن کے خلاف بول کر استعفیٰ دے گا تو genuine لگے گا "!

استہزایہ سر جھٹکا وہ ناشتہ کافی رغبت سے کر رہا تھا

" گھٹیا آدمی! تمہاری وردی کچھ کام آئے گی میرے؟ "

تنفر سے سر جھٹکتے وہ پھر ناشتے کی جانب متوجہ ہوئے نمیرہ اپنا ناشتہ چھوڑ ان باپ بیٹے کو دیکھ رہی تھی جو شاید اپنے مہینے بھر کے کاموں کو ڈسکس کر رہے تھے

"آپ کام بتائیں "!

نیپکین سے لب تھپتھپائے

"وہی جس کے لیے تم لوگ مشہور ہو "!

اورنگزیب نے ایک ذو معنی نظر کامل پر اچھالی

"ہو جائے گا اور کوئی حکم "!

میز پر دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں ٹکائے پوچھا

"اور۔۔۔۔ "

Clubb of Quality Content

وہ رکے، ذہن دوڑایا

"ہاں۔۔۔وہ گاؤں کی طرف جو سڑک جاتی ہے وہاں کے حوالے سے بات کی تم نے، کیا کہہ رہا ہے کمشنر؟ "

"کرلی ہے بات اگلے مہینے جب گاؤں جائیں گے تو آپ کو فرق نظر آجائے گا "!

سنہری آنکھوں میں ایک جتاتا تاثر ابھرا اور نگزیب کے چہرے پر اطمینان دوڑا۔۔

"کوئی اور حکم "!

چہرے اب بھی سنجیدہ جبکہ اور نگزیب کے چہرے کے تاثرات ڈھیلے پڑ گئے انہوں نے شاید اپنی مسکراہٹ چھپائی کیونکہ دائیں گال میں موجود گڑھا نمایاں ہوا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔اتنے کام ہو گئے تم سے وہی بہت ہے "!

وہ، بیٹے کو سراہنے والے باپ ہر گز نہیں تھے!

"گڈ دین۔۔۔"

نرمی سے کہتا کھڑا ہو گیا

"مورے شاید آج تھوڑی دیر ہو جائے۔۔۔ مگر میں ڈنر پر آنے کی کوشش کروں گا "!

تمکنت تک آیا

"ہمم۔۔ٹھیک۔۔۔۔ہے۔۔۔ "

بیٹے کی دوہرائی جانے والی روز کی بات پر محض سر ہلا دیا،

کامل تمکنت کو خداحافظ کہتا ان سے اگلی کرسی پر بیٹھے شہرام تک آیا

"شہرام خان! تمہیں لنچ آج میرے ساتھ کرنا ہے"!

کندھا تھپتھپایا انداز ازلی سنجیدہ !

شہرام نے سر اٹھایا اس کی آنکھوں میں ایک بے بسی سی تھی وہ اورنگزیب کی ڈانٹ کو دل پر لے گیا۔۔۔

"سی یو ایٹ لنچ "!

کامل نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے الفاظ پر زور ڈالا تو وہ بس گردن ہلا کر رہ گیا۔۔

نمیرہ نے کامل کی آنکھوں میں قطعیت دیکھی، جیسے وہ شہرام کو کوئی دوسرا آپشن ہی نہ دے رہا ہو۔۔

"خداحافظ "!

وہ باآواز بلند کہتا ڈائننگ ہال سے نکلنے لگا

"کامل۔۔۔۔ "

اورنگزیب اسے ڈائننگ ہال کراس کرنے سے پہلے روک گئے،اگلا حکم گویا یاد آیا۔۔

"حکم آغاجان "!

وہ رکا، گھوما نہیں۔۔

Clubb of Quality Content

"تم اپنی نوکری پر کچھ دیر بعد چلے جانا ابھی میرے ساتھ چلو۔۔۔ "

نیپکین سے لب تھپتھپاتے کھڑے ہوئے وہ اس کی پولیس جاب کو قدر کی نگاہ سے ہرگز نہیں دیکھتے تھے!

"کہاں؟ "

ایڑیوں پر گھوما

"حیات کے پاس۔۔۔ "

اورنگزیب نے نمیرہ کو دیکھا جو اپنی پلیٹ کو محض تک رہی تھی کھانے کو اس نے چھوا بھی نہیں تھا۔۔ان کی بات پر پلیٹ کو تکتا چہرہ اٹھا۔۔۔

"تم چل رہی ہو نا حیات سے ملنے "!

آواز پہلی بار لیے حد نرم ہوئی،

نمیرہ کے دل پر بہت سے آنسو گرے۔۔

شدت جذبات سے زبان پر قفل لگا، محض سر ہلا یا تیزی سے!

"پانچ منٹ۔۔۔پورچ میں آجاؤ "!

کہتے ساتھ ہی اپنا رخ کامل کی طرف کیا جو اس حکم پر سخت کوفت کا شکار ہوا۔۔

نمیرہ نے تیزی سے کرسی چھوڑی اور اپنی آنکھوں سے چھلکنے کے لیے تیار آنسوؤں کو پیچھے دھکیلتی

ڈائننگ ہال سے باہر بھاگی۔۔پانچ منٹ بھی بہت زیادہ تھے!

"آغاجان مجھے دیر ہو رہی ہے آپ چلے جاتے۔۔۔ "

نمیرہ کو تیزی سے باہر بھاگتا دیکھ کامل نے اپنی طرف سے منع کرنا چاہا!

"کامل اکازئی۔۔۔تم ہمیں وہاں لیکر جا رہے ہو "!

اورنگزیب کی آنکھوں میں وہی قطعیت تھی جو کچھ دیر پہلے کامل کی آنکھوں میں شہرام کے لیے تھی

شاید یہ لوگ اپنے سے چھوٹوں کو اپنی مرضی کے اظہار کا موقع تک دینے کے روادار نہیں تھے

"جی۔۔آغا۔۔۔جان۔۔۔ "

بے دلی سے کہتا باہر نکل گیا

############

اگلے پانچ منٹ میں وہ اپنی گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر موجود تھا،اگرچہ اس کی سرکاری گاڑی تھی مگر

وہ ذاتی کاموں کے لیے اپنی گاڑی استعمال کرتا تھا۔۔۔

نمیرہ اپنے سوٹ پر ایک بڑی سی سیاہ چادر اوڑھ کر سیڑھیاں اترنے لگی،اسے اترتا دیکھ وہاں کھڑے

ملازم نے گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول دیا۔۔۔

وہ بیٹھی اور کامل نے گاڑی آگے بڑھادی!

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نمیرہ ونڈ اسکرین سے باہر دیکھنے لگی اس کی آنکھوں میں آنسو بھرنے لگے جنہیں وہ بار بار پیچھے دھکیل دیتی!

دل ڈوب ڈوب کر ابھر رہا تھا۔۔

سیٹ کی پشت سے سر ٹکایا اور غائب دماغی سے گزرتے مناظر دیکھنے لگی۔۔۔

"میرہ میری بات مان لو۔۔۔اسی میں تمہاری بہتری ہے "!

حیات کی پژمردہ و بے بس آواز سماعتوں میں گونجنے لگی

"میری بہتری اس میں نہیں ہے ڈیڈ! آپ کی خود غرضی ہے۔۔۔آپ کی خواہش ہے! آپ کی ایگو ہے ڈیڈ "!

وہ غصے سے پاگل ہوتی حلق کے بل دھاڑ رہی تھی

"میری خواہش تمہیں خوش دیکھنا ہے میرہ! میری خواہش تمہیں محفوظ دیکھنا ہے جان "!

اسکا باپ اسے پورے دل سے پکار رہا تھا

"میں کوئی بچی نہیں ہوں ڈیڈ! سب سمجھتی ہوں آپ لوگ صرف مجھے دبانا چاہتے ہیں۔۔۔سب کچھ صرف اپنے ایمز کے لیے کر رہے ہیں"!

نمیرہ نے پُر ملال نظر حیات پر ڈالی تھی

"میرہ! ایسا نہیں ہے بیٹے۔۔۔میں باپ ہوں تمہارا مجھے صرف تمہاری فکر ہے بچے"!

حیات کی آواز میں زمانے بھر کی بے بسی تھی

"نہیں ڈیڈ! آپ کو میری کوئی فکر نہیں ہے۔۔۔نہ آپ کو میری فکر ہے نہ ممی کی فکر تھی، آپ ناں ممی کے ہو سکے نہ میرے۔۔۔۔ "

گالوں پر بہتے آنسوؤں کو بے دردی سے صاف کرتی وہ اپنے باپ پر ایک مایوس نظر اچھال کر جانے لگی تھی جب۔۔۔

"میرہ۔۔۔۔ "

حیات نے ساری شفقت سے اسے پکارا تھا

"میرہ۔۔۔ڈیڈ سے ناراض مت ہو۔۔۔۔ڈیڈ کے پاس آجاؤ۔۔۔

ڈیڈ، میرہ کو گلے لگانا چاہتے ہیں۔۔۔اسے پیار کرنا چاہتے ہیں"!

وہ، اس کے خفا ہونے پر ہمیشہ ایسے ہی پکارا کرتے تھے اور نمیرہ چاہے جتنی بھی خفا ہو۔۔۔انکی کھلی بانہوں کو دیکھ تیزی سے ان سے لپٹ جاتی تھی،

مگر، اس دن! نمیرہ نہیں گئی۔۔۔۔اس دن۔۔اس نے اپنے باپ کی پکار پر لبیک نہیں کہا۔۔۔اپنی خفگی ختم نہیں کی اور پھر۔۔۔قسمت نے اس کے باپ کو اس سے ہمیشہ کے لیے ناراض کر دیا !

کامل نے اچانک بریک لگائی گاڑی جھٹکے سے رکی، شاید کوئی بلی آ گئی تھی۔۔۔

نمیرہ خیالات کے بھنور سے نکل کر حال میں آئی، وہ منزل پر پہنچ گئے۔۔۔

اسکا موبائل گود میں دھرا نا جانے کب سے تھر تھرا رہا تھا

جھلمل کرتی موبائل اسکرین سے پر غیر شناسا نمبر تھا۔۔اس نے ایک اچٹتی نظر ڈال کر ڈیکلائن کر دیا

یقیناً ایل-اے کے دوستوں میں سے کوئی ہو گا۔۔۔

ایک بیزار نظر اسکرین پر ڈالی پھر سنہری آنکھوں نے ونڈ اسکرین کے پار نظر آتے اس دروازے کو دیکھا۔۔۔۔

نہیں !اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اندر جاتی۔۔۔اس میں اتنا حوصلہ نہیں تھا۔۔۔اس کی تمام تر قوت نے گویا دم توڑ دیا۔۔۔

############

جاری ہے۔۔۔ ✨

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ناولزکلب
Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842